Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 56

شمارہ 45-46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

26 رشوال۔4/ذی قعدہ 1428 ہجری 8/15 رنبوت 1386 ہش 8/15 نومبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

آج دنیا کے ۱۹۰ ممالک کے مختلف رنگوں، نسلوں اور زبانوں کے بولنے والوں میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اور آپ کے بعد خلافت سے جو محبت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کا زبردست تائیدی نشان ہے

جب تک جماعت اور خلافت میں یہ دو طرفہ محبت قائم رہے گی انشاء اللہ خلافت کا قیام و استحکام رہے گا اور انشاء اللہ جس طرح اللہ کے وعدے کے مطابق خلافت قائم ہوئی ہے یہ محبت بھی دائمی رہے گی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 راکتوبر بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام خلافت کے قیام کی بشارت دی اور اس سے محبت کے تعلق کو ضروری شرط قرار دیا اور یہ کہ اس کے مقابلہ میں کوئی بھی تعلق آئے اس کی ذرہ بھی وقعت نہ ہو۔ فرمایا یہ ایسی شرط ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے نبھانی بہت مشکل ہے لیکن اس کے باوجود ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے لیکن اس کے باوجود ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوا یا آج ہو رہا ہے خوشی سے اس شرط پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام کی بیعت میں آتا ہے اور کوئی خوف اور عذر اس بات پر نہیں ہوتا کہ یہ عہد کیسے نبھاؤں گا۔ آج بھی کسی احمدی پر کوئی تعذیر یا ناراضگی کا اظہار ہو تو الاماشاء اللہ سبھی لکھتے ہیں کہ ہم اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور بیوی بچوں سے تو جدائی برداشت کر سکتے ہیں لیکن جماعت سے علیحدہ رہنا اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے باہر نکلنا برداشت نہیں کر سکتے۔

فرمایا یہ تعلق سوائے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے نبھانا مشکل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر لی تھی یہ جماعت کی کشتی بھی اللہ کے منشاء سے تیار ہوئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے والے دلوں کو اس تعلق میں مضبوط کرنا تھا اور محبت بھی اس قدر بڑھانی تھی کہ تمام دنیا کے رشتوں سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشتے کو عزیز رکھے آپ کے محبوں کے گروہ بڑھانے کا اللہ تعالیٰ کا آپ سے وعدہ تھا۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ ہر بیعت کنندہ اپنے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت محسوس کرتا ہے۔ اور محبت اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے اور بیعت کرنے کے بعد آپؑ سے محبت میں ایک احمدی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ اس خدا کے فضل کی وجہ سے ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا اور پھر سعید فطرت لوگوں کو محبت میں سب رشتوں سے زیادہ بڑھا دیا۔

فرمایا ہم احمدی خوش قسمت ہیں جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کی محبت میں سرشار کیا ہوا ہے۔ جب تک اس محبت کی آبیاری اور اپنے ایمان میں بڑھنے کی کوشش ہم اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اور نیک اعمال بجا لاتے ہوئے اور آنکھ کے پانی سے کرتے رہیں گے ہم اس محبت کے فیض سے فیض اٹھاتے چلے جائیں گے۔ ان انعاموں کا وارث بنتے چلے جائیں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا ہے۔ اللہ کرے یہ محبت بڑھتی جائے اور اس وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور سلامتی سے حصہ دار بنتے چلے جائیں۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی نے اپنے محبوں کے گروہ کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی تربیت کی ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ اس محبت کا سلسلہ چلتا چلا جا رہا ہے۔ اور نئے آنے والوں میں بھی یہ محبت ترقی پذیر ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی قرب وفات کی خبر دی تو آپ نے رسالہ الوصیت تحریر فرمایا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی اس خبر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری وفات کے بعد اللہ تعالیٰ دوسری قدرت کو بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

حضور نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ نے ماننے والوں کے دلوں میں آپ کے لئے محبت پیدا ہوئی تھی اور یہ محبت سب دنیوی محبتوں اور رشتوں پر حاوی ہو گئی تھی اور حاوی ہے۔ آپ کی وفات کا غم لازمی ہوا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ دوسری قدرت بھی دکھلائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری محبت تمہارے دلوں میں قائم رہے لیکن میرے نام پر میری نمائندگی میں خدا جو دوسری قدرت تمہیں دکھلائے گا اس سے بھی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اسے ہمیشہ پکڑے رہنا کیونکہ دوسری قدرت ہمیشہ رہنے والی ہے۔

فرمایا خلافت کا ادارہ اب اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ رہنے والا ہے یہ کہہ کر کہ اب خلافت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہنی ہے خلافت کی اہمیت اور اس سے تعلق محبت وعقیدت کے بارے میں بھی بتا دیا۔ اور خلافت کی محبت کی چنگاری بھی آپ نے دلوں میں پیدا کر دی۔

فرمایا تمام سعید فطرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیغام کو سمجھ گئے اور خلافت کے ہاتھ پر جمع ہو کر خلیفۂ وقت سے بے لوث اور بے مثال عقیدت کا نمونہ دکھایا اور آج تک دکھلا رہے ہیں۔ اور یہی بات جماعت کی مضبوطی کا باعث ہو رہی ہے اور ہر احمدی ہر روز یہ دیکھ رہا ہے اور اللہ کے وعدے ہر روز پورے ہو رہے ہیں۔

فرمایا یہ جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تیار کی ہے یہ وہ جماعت ہے جس کے ہر بچے، جوان، عورت، مرد میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ پس یہ جماعت احمدیہ کی سچائی اور خدا کی طرف سے ہونے کی دلیل ہے۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا نظام سچا اور راشد نظام ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کا کام کا ہے اور خلافت احمدیہ کا نظام بھی اسی اہم کام کے لئے قائم کا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آنے کا مطلب ہے خدائے واحد و یگانہ پر ایمان اور اس کے احکامات کی تعمیل۔ پس خلافت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ سے محبت کا زینہ ہے۔

فرمایا آج دنیا میں ان محبت کرنے والوں میں جو وحدانیت نظر آ رہی ہے وہ خدا تعالیٰ کی محبت کے راستے تلاش کرنے کے لئے ہے۔ آج دنیا کے ۱۹۰

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یہودیوں کے نقشِ قدم پر!

((قسط-4 آخری))

گزشتہ تین اقساط میں ہم مولانا محمد اسماعیل کنگی کے ایک دو ورقہ فولڈر کے اعتراضات کے مدلل و مسکت جوابات تحریر کر چکے ہیں۔ مولانا تو فوت ہو گئے ہیں، ان کے ''شاگرد رشید'' ماسٹر بلال احمد، مدرس جامعہ ضیاء العلوم پُونچھ، صوبہ جموں کشمیر جنہوں نے اپنے مرحوم والد کو ''ثواب'' پہنچانے کے لئے یہ دو ورقہ فولڈر شائع کرایا ہے۔ ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کا جواب شائع کریں اور جھوٹے طور پر تحریف و تکذیب کا سہارا لے کر نہیں بلکہ قرآن و حدیث سے دلائل کے ساتھ۔

اب اس گفتگو کو سمیٹتے ہوئے ہم آخر پر کنگی صاحب کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الہامات کو قرآن مجید سے بڑھ کر قرار دیا ہے۔ گزشتہ گفتگو میں ہم اس کا ایک جواب لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کے طور پر دے چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک کنگی صاحب نے جھوٹ بولا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو قرآن مجید سے افضل قرار دیتے تھے اور جھوٹے پر خدائے ذوالجلال کی ہزار ہزار لعنتیں۔

اس موقع پر ہم قارئین کو یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ کنگی صاحب نے کس قدر حقائق کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تو یہ فرماتے ہیں کہ جو الہامات آپ پر نازل ہوتے ہیں وہ بالکل سچ، برحق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح قرآن مجید کلام الٰہی ہے اور سچا الہام ہے لیکن کنگی صاحب تلبیس و دھوکے سے کام لے کر لکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو قرآن مجید سے افضل قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان — حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر مَیں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معًا کافر ہو جاؤں۔

(الحکم جلد نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

''میرا تو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسے اس کی کتابوں پر ہے۔''

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹ مورخہ ۸-۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

'' مَیں تو اپنی وحی پر ویسے ہی ایمان لاتا ہوں جیسے کہ قرآن شریف اور توریت کے کلام الٰہی ہونے پر۔'' (البدر جلد ۳ نمبر ۲۲، ۲۳ مورخہ ۸-۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

''مکہ معظمہ میں داخل ہو کر اگر خدا تعالیٰ کی قسم دی جاوے تو مَیں کہوں گا کہ میرے الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ جس شخص نے خیالی طور پر دعویٰ کیا ہو وہ ہرگز جرأت نہیں کر سکتا۔ کبھی وہ شخص جو کامل یقین رکھتا ہو اور جو مشکوک ہے برابر ہو سکتے ہیں۔'' (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۰-۱۷ جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

قرآن مجید کی حقانیت اور اس کی افضلیت کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اُس خدا کی آواز سُنی اور اس کے پُر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر پانی سے سو ہم بصیرت کی راہ سے اِس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بُلاتے ہیں۔ ہم نے اُس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلماتی پردے اُٹھ جاتے ہیں۔ اور غیر اللہ سے در حقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔'' (کتاب البریہ صفحہ ۶۵)

''خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اس لفظ میں رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اُس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں کیونکہ کلامِ الٰہی کے نزول کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلامِ الٰہی نازل ہوتا ہے اُسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں اُن سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم، کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اُسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو۔ خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد خواہ بلحاظ تعلیم خواہ بلحاظ پیشگوئیاں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶، ۳۷)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی شان اور بلند مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

'' مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار اور افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذرّیت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُس وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶، ۱۱۵)

''اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔'' (تریاق القلوب صفحہ 11)

(منیر احمد خادم)

آل گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

مورخہ 18 نومبر 2007ء کو منعقد ہوگی

احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ 18.11.2007 بروز اتوار احمد آباد گجرات میں ایک روزہ کانفرنس پہلی بار منعقد ہو رہی ہے۔ گجرات کے قریب کے صوبہ جات اور دیگر صوبہ جات کے احمدی احباب سے گزارش ہے کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں۔

اس تعلق میں مکرم فضل الرحمٰن صاحب بھٹی سرکل انچارج سے فون کے ذریعہ رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کا فون نمبر یہ ہے: 09426058048

(ناظر دعوت الی اللہ قادیان)

خطبہ جمعہ

بعض لوگ مادیت پسندی اور مادیت پرستی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ نہ صرف مذہب سے تعلق نہیں رہا بلکہ مذہب کا مذاق اڑانے والے اور انبیاء کے ساتھ استہزاء کرنے والے ہیں اور ایسا طبقہ بھی ہے جو خدا کے وجود کا نہ صرف انکاری ہے بلکہ مذاق اڑانے والا ہے

آج کل یہ طوفان اور زلزلے جو دنیا میں آرہے ہیں یہ وارننگز ہیں کہ حد سے زیادہ بڑھنے والے اس کی لپیٹ میں بھی آسکتے ہیں۔ یہ چھوٹے درجہ کی آفات ہیں یہ انتہائی درجہ کی بھی ہوسکتی ہیں۔

ہر احمدی کا کام ہے کہ جہاں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے، دنیا کو بھی بتائے کہ ان آفات سے بچنے کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ ایک خدا کو پہچانو اور اس کے پیاروں کو ہنسی ٹھٹھے کا نشانہ نہ بناؤ۔

ہالینڈ کے ایک سیاسی لیڈر کے اسلام، بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر اعتراضات کا جواب اور احباب جماعت کو اس پہلو سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو نیک فطرت، انصاف پسند لوگوں تک پہنچانے کی تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 ؍اگست 2007ء بمطابق 24 ؍ظہور 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت النور۔ نن سپیٹ (ہالینڈ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ (النحل: 46)

آج مادیّت کی وجہ سے، مادیّت پسندی کی وجہ سے انسان بعض اخلاقی قدروں سے دُور، مذہب سے دُور اور خدا سے دُور جا رہا ہے اور بہت کم ایسے ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ تمام وہ نعمتیں اور وہ چیزیں جن سے انسان فائدہ اٹھا رہا ہے خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے انہیں انسان کے تابع کیا ہوا ہے اور پھر اس اشرف المخلوقات کو جو دماغ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس سے وہ نت نئی ایجادیں کر کے اپنی سہولت اور حفاظت کے سامان کر رہا ہے۔ پس یہ بات ایسی ہے کہ جو انسان کو اس بات کی طرف توجہ دلانے والی بنی چاہئے کہ وہ اپنے خدا کا شکر گزار بنے، اپنے مقصد پیدائش کو سمجھے، جو کہ اس خدائے واحد کی عبادت کرنا ہے جس نے یہ سب نعمتیں مہیا کی ہیں، جس نے یہ تمام نظام پیدا کیا اور انسان کی خدمت پر لگایا ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بہت کم ایسے ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں بلکہ ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جو نہ صرف سمجھتے نہیں بلکہ اس کے خلاف چل رہے ہیں اور مادیت پسندی اور مادیت پرستی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ نہ صرف مذہب سے تعلق نہیں رہا بلکہ مذہب کا مذاق اڑانے والے بن رہے ہیں، انبیاء کے ساتھ استہزاء کرنے والے ہیں اور ایسا طبقہ بھی ہے جو خدا کے وجود کا نہ صرف انکاری ہے بلکہ مذاق اڑانے والا ہے۔ خدائے انکار کے بارے میں کتابیں لکھی جاتی ہیں اور سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتب میں ان کا شمار ہوتا ہے، بڑی پسندیدہ کتب میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ یورپ اور مغرب میں ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو خدا سے دُور جا رہے ہیں جو اس قسم کا بیہودہ لٹریچر پیدا کر رہے ہیں اور ایسے پیدا کردہ لٹریچر کو پسند کرنے والے ہیں اور اس بات میں یہ لوگ اس لحاظ سے مجبور ہیں ان کی بیچارگی بھی ہے کہ ان کو ان کے مذہب نے دل کی تسلی نہیں دی۔

ایک خدا کی بجائے جو سب طاقتوں کا سرچشمہ اور ہر چیز کا خالق ہے، اس کو چھوڑ کر جب یہ لوگ ادھر ادھر بھٹکتے ہیں اور کئی خداؤں کے تصور کو جگہ دیتے ہیں، دعا کے فلسفے اور دعا کے معجزہ سے ناآشنا ہیں اور زندہ خدا کے تعلق سے ناآشنا ہیں۔ تو پھر ظاہر ہے کہ یہ جو ایسے لوگ سوچتے ہیں ان سوچنے والے ذہنوں کو خدا اور مذہب کے بارے میں یہ بات بے چینی میں بڑھاتی ہے کہ تصور تو مذہب کا ہے لیکن ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو رہا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ ایک خدا کو بھول گئے ہیں اور یہی چیز ان کو مذہب سے دور لے جا رہی ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا، بعض اس میں اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ خدا کے تصور سے ہی انکاری ہیں اور صرف انکاری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر استہزاء آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

پھر ایک طبقہ ایسا ہے جو اسلام کے بغض اور کینے میں اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ہر روز اسلام، بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن کریم پر نئے سے نئے انداز میں حملہ آور ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن اور آنحضرت ﷺ کی طرف وہ باتیں منسوب کرتے ہیں جن کا قرآن کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے عمل سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ تو بہرحال یہ لوگ اور پہلی قسم کے لوگ جو مَیں نے بتائے جو مذہب سے دور ہٹے ہوئے ہیں اور خدا کے تصور کو نہ ماننے والے ہیں یہ بھی تنقید کا نشانہ بنانے کے لئے زیادہ تر اسلام اور مسلمانوں کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان سب کو نظر آ رہا ہے کہ مذہب کا اور خدا کی ذات کا صحیح تصور پیش کرنے والی اگر کوئی تعلیم ہے تو اب صرف اور صرف اسلام کی تعلیم ہے، قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ بعض سے تو اسلام اور آنحضرت ﷺ سے بغض اور کینے کا اظہار اس قدر ہوتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس زمانے میں، ان پڑھی لکھی قوموں میں، مغرب میں، جو اپنے آپ کو بڑا ترقی یافتہ اور آزادی کا علمبردار اور دوسروں کے معاملے میں دخل نہ دینے کا دعویٰ کرنے والے ہیں یہاں ایسے لوگ ہیں جو تمام حدیں پھلانگ گئے ہیں اور اسلام دشمنی نے ان کو بالکل اندھا کر دیا ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں ایک سیاسی لیڈر جن کا نام خیرت ولڈرز (Geert Wilders) تھا انہوں نے ایک بیان دیا تھا جس میں انہوں نے اپنے دل کے بغض اور کینے کا اظہار کیا ہے۔ ان کی ہرزہ سرائی آپ میں سے بہت سوں نے سنی ہوگی۔ دنیا کو بھی پتہ لگے، لکھتے ہیں کہ مَیں چاہتا ہوں کہ لوگ سچائی کو خود دیکھیں۔

ان لوگوں کی یہ بڑی دجالی چالیں ہوتی ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ اس بات کا آغاز محمد ﷺ سے شروع ہوتا ہے جس طرح اکثر مسلمان ان کی محبت بھری شخصیت کی خاکہ کشی کرتے ہیں حقیقت میں وہ ویسے نہیں تھے۔ جب تک وہ مکّہ میں رہے اور یہاں پر بھی صرف قرآن کے کچھ حصے وجود میں آئے اس وقت تک تو ان کی شخصیت میں محبت تھی لیکن جیسے جیسے ان کی عمر بڑھتی گئی اور خاص طور پر مدینے میں رہائش کے زمانے میں وہ بتدریج تشدد آمیز طبیعت کی طرف مائل ہوتے گئے (نعوذ باللہ)۔

پھر لکھتے ہیں کہ سورۃ 9 آیت 5 میں آپ دیکھتے ہیں کہ کس طرح عیسائیوں، یہودیوں اور مرتدوں کے خلاف تشدّد پر اکسایا گیا ہے۔ اکثر آیات ایک دوسرے کی ضدّ ہیں۔ پھر بائبل کی تعریف کی ہے۔ خیر اس کا ایک علیحدہ موضوع ہے، مَیں نہیں چھیڑتا۔

پھر لکھتے ہیں قرآن میں حکومت اور مذہب کی علیحدگی کا کوئی تصور نہیں ہے، اس سے آپ انکار نہیں کر سکتے کہ نہ صرف محمد ﷺ (نعوذ باللہ) ایک تشدد پسند شخصیت تھے بلکہ قرآن خود بھی متشددانہ خیالات پر مبنی کتاب ہے۔

پھر ایک اور اخبار میں لکھتا ہے کہ مَیں خدا کی عبادت کا سن سن کر تنگ آ گیا ہوں، اخبار میں بیان دیتے ہوئے خیرت ولڈرز (Geert Wilders) نے صرف قرآن پر پابندی لگانے کا ہی مطالبہ نہیں کیا بلکہ سیاسی رہنماؤں پر بھی تنقید کی کہ دہشت گرد مسلمانوں کو ملک میں جگہ دے رہے ہیں یعنی یہ بے چارے سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ مَیں اسلام سے تنگ آ گیا ہوں اب کوئی مسلمان یہاں ہجرت کر کے نہیں آنا چاہئے، مَیں ہالینڈ میں اللہ کی عبادت کا سن سن کر بھر چکا ہوں، مَیں ہالینڈ میں قرآن کے تذکرے سے تنگ آ گیا ہوں، نعوذ باللہ اس فاشسٹ (Fascist) کتاب پر پابندی لگائی جائے۔ فاشزم کا اظہار تو یہ خود کر رہے ہیں۔

اب آنحضرت ﷺ پر انہوں نے پہلا اعتراض کیا ہے کہ جس طرح عمر بڑھتی گئی نعوذ باللہ تشدد آمیز طبیعت کی طرف مائل ہوتے گئے، صاف ظاہر ہے کہ بغض اور کینے نے انہیں اتنا اندھا کر دیا ہے کہ قرآن پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کی اور قرآن کو یہ لوگ ویسے بھی پڑھتے ہی نہیں، ادھر ادھر سے سنی سنائی باتیں کرتے ہیں اور قرآن تو خیر کیا پڑھنا تھا، یہ تاریخ کو بھی مسخ کر رہے ہیں۔ جو ان سے بہت زیادہ علم رکھنے والے عیسائی تھے وہ بھی جو اعتراض نہیں کر سکے انہوں نے وہ اعتراض بھی کر دیا۔ پتہ نہیں کہاں کہاں سے یہ اعتراض ڈھونڈ نکالے ہیں۔ سورۃ مائدہ نہ صرف مدنی سورۃ ہے بلکہ اس بارے میں ساری روایتیں یہی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے آخری سال میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس میں دشمنی اور تشدد کو ختم کرنے کی اور انصاف قائم کرنے کی کیا ہی خوبصورت تعلیم ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ مدینے میں آ کر تشدّد کی تعلیم بڑھ گئی۔ یہ آخری سورۃ جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نازل ہوئی اس کی تعلیم کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (سورۃ المائدۃ آیت 9) کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو، تم انصاف کرو، یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ اب یہ دکھائیں، یہ خوبصورت تعلیم ان کے یا کسی اور مذہب میں کہاں ہے۔ لیکن جن کو بغض اور کینے نے اندھا کر دیا ہو، ان کو سامنے کی چیز بھی نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ نے تو پہلے ہی فرما دیا ہے کہ جو اندھے ہیں ان کو تم نے راستہ کیا دکھانا ہے، ان کو تم نے روشنی کیا دکھانی ہے، کوشش کر لو نہیں دکھا سکتے۔

پھر یہ صاحب کہتے ہیں کہ سورۃ توبہ کی آیت 5 میں عیسائیوں، یہودیوں اور مرتدوں کے خلاف تشدد پر اکسایا ہے۔ اگر آنکھوں کے پردے اتار کر دیکھیں، قرآن کریم کو صاف دل ہو کر پڑھیں تو خود ان کو نظر آئے گا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین سے جنگ کی اجازت دی ہے جو باز نہیں آتے، کسی قسم کا معاہدہ نہیں کر رہے، ملک میں فساد پھیلا رہے ہیں۔ اور اب جبکہ اسلامی حکومت قائم ہو گئی تو حکم ہے کہ ایسے مشرکین سے جو تم سے جنگ کر رہے ہیں تم بھی جنگ کرو کیونکہ وہ تمہارے خلاف فتنہ فساد اور جنگ کی آگ بھڑکا رہے ہیں مختلف قبائل کو بھی بھڑکا رہے ہیں اور صرف یہی نہیں جس طرح یہ فرماتے ہیں کہ سب کو قتل کر دینا ہے بلکہ اس میں قید کا بھی حکم ہے کہ قید کرو، ان کو محصور کرو، ان پر نظر رکھو، تا کہ وہ ملک میں فتنہ و فساد کی آگ نہ بھڑکائیں۔ اگر خیرت ولڈرز (Geert Wilders) صاحب کے نزدیک ایسی صورت میں بھی کھلی چھٹی ہونی چاہئے، اگر ہر ایک کو اجازت ہے تو پھر یہ اپنے ملک میں پہلے سیاسی لیڈر ہیں جو تمام مجرموں کو کھلی چھٹی دلوانے کے لئے قانون پاس کروائیں گے کہ ہر کوئی جو چاہے کرتا پھرے۔ یہ مجرم کسی خاص مذہب کے نہیں ہوں گے۔ مجرم تو ہر قوم اور ہر مذہب میں ہیں پھر صرف مسلمانوں کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں جو امن سے ملک میں رہ رہے ہیں، جو ملک کے قانون کی پابندی کر رہے ہیں۔

اور آخر پر اپنے کینے کا اظہار اس طرح کر دیا کہ جس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اصل میں تو یہ صاحب خدا تعالیٰ کے خلاف ہیں، اسلام کے زندہ اور واحد خدا کے خلاف ہیں۔ کیونکہ ان کو یہ نظر آ رہا ہے کہ یہی ایک ایسا دین ہے جو دلیل سے ہر ایک کا منہ بند کرنے والا ہے اس لئے دلیل سے کام نہیں بنے گا، وہ تو ان کے پاس ہے نہیں، ملک کے قانون پاس کر کے سختی سے کام کرو تو پھر ہی بات بنے گی۔ تو یہی ہارے ہوؤں کی نشانی ہوتی ہے۔ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ ہم ہار گئے۔ ہالینڈ میں وقتاً فوقتاً اسلام کے خلاف باتیں اٹھتی رہتی ہیں، ابال اٹھتا رہتا ہے۔ عورتوں کے پردے کے بارے میں اٹھا اور کبھی کسی معاملے میں اٹھا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام ڈچ قوم ایسی ہے، شرفاء بھی ان میں ہیں، لیڈرز میں بھی اچھے لوگ ہیں، مختلف قسم کے لوگوں میں اچھے لوگ ہیں اور انہوں نے اس بات پر جو قرآن کریم کے بارے میں انہوں نے کی اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں کی، ردّ عمل کا اظہار بھی کیا ہے، ان کے ایک ممبر پارلیمنٹ ہیں ہالبے زائل سترا Helbe (Zejlstra) یا جو بھی نام ہے یہ اس کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ آپ کو مذہبی آزادی سلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر یراوَن دائسل بلوم (Jeroen Dijselbloem) لکھتے ہیں کہ ولدرز (Wilders) اپنے راستہ سے بھٹک گیا ہے۔ ہالینڈ میں آپ جس طرح کے عقیدے پر ایمان رکھنا چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ ایک اور پارٹی کے لیڈر نے لکھا (یہ ممبر پارلیمنٹ ہیں) کہ تمام حدود کو پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے، ولڈرز (Wilders) کو ایک ریشسٹ (Raciest) کا نام دینا چاہئے۔ پھر ایک وکیل جو کونسلر رہے ہیں، انہوں نے اپنی ذاتی حیثیت میں اس کی اس حرکت پر پولیس میں کیس درج کروایا ہے۔ ایک خاتون نے بھی اس کی بات کو ردّ کیا ہے۔ اسی طرح ایک نے لکھا کہ کتابوں پر پابندی لگانا دراصل ڈکٹیٹر شپ کا آغاز ہے۔ یہاں کی کابینہ نے بھی ولدرز (Wilders) کے بیان پر سخت ردّ عمل ظاہر کیا ہے اور کہتے ہیں کہ اس قسم کے بیانات دے کر ہالینڈ میں بسنے والے مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت کی بے عزتی کی گئی ہے۔ وزیر خارجہ نے بھی کہا ہے کہ ہالینڈ میں قرآن پر پابندی کا کوئی خیال نہیں۔ بہر حال یہاں شرفاء بھی ہیں اور اس قسم کے لوگ بھی ہیں۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ جہاں مخالفین کے اعتراض کو ردّ کریں، ان کو جواب دیں وہاں ان شرفاء کا شکریہ بھی ادا کریں جو ابھی تک اخلاقی قدریں رکھے ہوئے ہیں۔ اُن تک اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچائیں۔ ان کے اندر جو نیک فطرت اور انصاف پسند انسان ہے، اس کو ایک خدا کا پیغام پہنچائیں۔ آج دنیا میں جو ہر طرف افراتفری ہے اس کی وجوہات بتائیں کہ تم لوگ خدا سے دور جا رہے ہو، اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو، ان میں بھی ایک خدا کا پیغام پہنچائیں ان کو بتائیں کہ دل کا چین اور سکون دنیا کی چکا چوند اور لہو ولعب میں نہیں ہے، نشہ میں نہیں ہے۔ دلی سکون کے لئے یہاں کے لوگ نشہ کی بہت آڑ لیتے ہیں، ہر قسم کا نشہ کرتے ہیں۔ ان کو بتائیں کہ اصل سکون خدا کی طرف آنے میں ہے، اس لئے اس خدا کو پہچانو جو واحد اور تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ جو لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور مذہب سے دور جانے والے ہیں یا مذہب اور خاص طور پر اسلام سے استہزاء کرنے والے ہیں، ان کے پیچھے نہ چلو۔ اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کی پکڑ بھی کرتا ہے، ولدر (Wilders) جیسے لوگوں کو بھی بتائیں کہ اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دو، اور اللہ کی غیرت کو نہ بھڑکاؤ۔

آج کل جو یہ طوفان اور زلزلے دنیا میں آ رہے ہیں، پانی کے طوفان ہیں، کہیں ہواؤں کے طوفان ہیں، کہیں زلزلے آ رہے ہیں۔ یہ وارننگز ہیں کہ حد سے زیادہ بڑھنے والے اس کی لپیٹ میں بھی آ سکتے ہیں، کوئی دنیا کا ملک محفوظ نہیں ہے، کوئی دنیا کا شخص محفوظ نہیں ہے۔ ہالینڈ تو ویسے بھی ایسا ملک ہے جس کا اکثر حصہ سمندر سے نکالا ہوا ہے، طوفان تو بلندیوں اور پہاڑوں کو بھی نہیں چھوڑتے، یہ تو برابر کی جگہ ہے بلکہ بعض جگہ نیچی بھی ہے۔

1953ء میں یہاں طوفان آیا تھا جس نے بڑی آبادی کو نقصان پہنچایا تھا اس کے بعد ان لوگوں نے، یہاں کی حکومت نے بچاؤ کے لئے ایک بڑا منصوبہ بنایا جس میں دریاؤں کے منہ پر سمندر میں بہت سارے بند باندھے گئے، روکیں بنائی گئیں، ڈیم بنائے گئے، یہ منصوبہ جہاں مختلف جگہوں پر ہے ڈیلٹا ورکس کہلاتا ہے، مَیں بھی اسے دیکھنے گیا تھا، یہ ایک اچھی انسانی کوشش ہے لیکن دنیا میں آج کل جس طرح طوفان آ رہے ہیں، کوئی بھی ملک اس سے محفوظ نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ وہاں گائیڈ تھا، مجھے کہنے لگا کہ اس کی وجہ سے ہم نے آئندہ کے لئے ہالینڈ کو محفوظ کر دیا ہے۔ تو مَیں نے اس سے کہا کہ یہ کہو کہ محفوظ کرنے کی جو بہترین کوشش ہو سکتی تھی ہم نے کی ہے۔ اصل تو خدا جانتا ہے کہ کب تک کے لئے تم نے اس کو محفوظ کیا ہے، اور کب تک یہ حفاظت رہے گی۔ کہنے لگا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے بعد جتنی دیر بھی وہ مجھے تفصیل بتاتا رہا، ہر فقرے کے ساتھ یہی کہتا تھا کہ یہ کوشش ہے، کیونکہ ایسے طوفان عموماً 200 سال بعد آتے ہیں۔ لیکن اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب طوفان آئے اور کس حد تک یہ محفوظ رہ سکے۔ بہر حال اس دوران میں جب بھی وہ مجھے کوئی تفصیل بتا رہا تھا، کم از کم چار پانچ مرتبہ اس نے خدا کی خدائی کا اقرار کیا اور بیان کیا کہ ہاں اگر اللہ محفوظ رکھے تو ہم رہ سکتے ہیں۔ تو یہاں ایسے لوگ ہیں جن کو اگر سمجھایا جائے تو ایک خدا کا تصور فوراً ابھرتا ہے۔ آفت میں گھرے ہوں تو اللہ کہتا ہے کہ اس وقت میرا نام ہی لیتے ہیں اور کوئی خدا یاد نہیں آتا۔ اس نے مجھے کہا کہ وزیٹرز

بک (Visitor's Book) پر اپنے تاثرات لکھ دو، دستخط کردو تو مَیں نے اس پر یہی لکھا کہ یہ ایک اچھی انسانی کوشش ہے اور کوشش کے لحاظ سے ایک زبردست منصوبہ ہے جو ملک کو بچانے کے لئے انجینئرز نے بنایا ہے۔ لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اصل منصوبے خدا تعالیٰ کے ہیں اور حقیقی حفاظت میں رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی یاد ہمیشہ رہنی چاہئے۔

تو بہرحال آج کل دنیا جس مادیت پرستی میں پڑی ہوئی ہے، اور اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے، مغرب بھی اسی طرح ہے اور مشرق بھی اسی طرح ہے، سب خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔ پھر بعض طبقے جو مزید آگے بڑھے ہوئے ہیں وہ پھر اللہ تعالیٰ کی غیرت کو بھڑکانے والے بھی ہیں، نہ صرف بھولے ہوئے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بیہودہ گوئی بھی کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں خدا تعالیٰ کے عذاب کو آواز دینے والی ہیں۔

پس ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں اتمام حجت کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائے۔ اسلام کی صحیح تصویر دنیا کو دکھائیں۔ عیسائیوں کو بھی، یہودیوں کو بھی، لامذہبوں کو بھی اور مسلمانوں کو بھی جو تمام نشانات دیکھنے کے باوجود مسیح موعود کا انکار کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی، پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے‘‘۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 صفحہ268 مطبوعہ لندن)

گزشتہ 100 سال کا جائزہ لیں تو زلزلوں اور آسمانی آفات کی تعداد گزشتہ کئی 100 سال سے زیادہ ہے۔ گزشتہ گیارہ بارہ سو سال میں اتنی آفات نہیں آئیں جتنی گزشتہ 100 سال میں آئی ہیں۔ اس سال بھی کئی زلزلے اور طوفان آئے اور دنیا میں کئی جگہ آئے، یہ انسان کو وارننگ ہے کہ خدا کو پہچانو۔ ہر احمدی کا کام ہے کہ جہاں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے دنیا کو بھی بتائے کہ ان آفات سے بچنے کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ ایک خدا کو پہچانو اور اس کے پیاروں کو ہنسی ٹھٹھے کا نشانہ نہ بناؤ۔

ساری دنیا میں اس سال چند مہینوں میں جو قدرتی آفات آئی ہیں، ان کا مختصر جائزہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں، کبھی یہ نہیں ہوا کہ چند ماہ میں دنیا کا ہر خطہ کسی نہ کسی آفت کی لپیٹ میں آ گیا ہو لیکن اس سال آپ دیکھیں گے کہ ہر جگہ آفات آ رہی ہیں۔ ان کو بتائیں کہ اب بھی وقت ہے کہ انسان خدا کو پہچانے۔ یہ چھوٹے درجہ کی جو آفات ہیں یہ انتہائی درجہ کی بھی ہو سکتی ہیں۔

پس ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر دنیا تک خدا کا پیغام پہنچانے والا بن جائے۔ مَیں نے جو معلومات لی تھیں، پتہ نہیں یہ مکمل بھی ہیں کہ نہیں لیکن اس کے مطابق اس سال فروری میں انڈونیشیا میں Floods آئے، 3 لاکھ چالیس ہزار آدمی گھروں سے بے گھر ہو گئے۔ پھر 2 زلزلے آئے 6.4 اور 6.3 ریکٹر سکیل میں میگنی چیوڈ تھا۔ پھر چند گھنٹوں کے وقفے سے انڈونیشیا، سماٹرا میں زلزلہ آیا۔ پھر سولومن آئی لینڈز پیسیفک میں زلزلہ آیا، بہت بڑا زلزلہ تھا، بڑی تباہی پھیلائی اور ہزاروں آدمی بے گھر ہو گئے۔ ریکٹر سکیل پر 8.1 میگنی چیوڈ تھا۔ پھر پاکستان میں Floods آئے، کراچی میں بارشوں سے بے تحاشا Floods آئے۔ ہزاروں آدمی بے گھر ہو گئے، کئی مرے، کہتے ہیں کہ بلوچستان میں تقریباً 25 لاکھ آدمی متاثر ہوئے۔ 80 ہزار گھر تباہ ہو گئے، ساڑھے 6 ہزار گاؤں برباد ہو گئے۔ پھر جون میں پاکستان میں سائیکلون (Cyclone) کا خطرہ تھا، بہرحال وہ ٹل گیا لیکن دوسری طرف بلوچستان کی طرف چلا گیا، وہاں تباہی پھیلائی۔ پھر جون میں بنگلہ دیش میں ایک بہت بڑا طوفان آیا جس سے بڑی تباہی ہوئی۔ پھر جولائی میں انڈیا میں Floods آئے، پھر جولائی میں یوکے میں بھی Floods آئے اور آدھا یوکے ڈوب گیا اس سے پہلے جو طوفان آ چکے ہیں اس سے جرمنی وغیرہ ہر جگہ متاثر ہوئے تھے۔ پھر پاکستان میں آسمانی بجلی گرنے سے بڑی تباہی ہوئی، پھر جاپان میں زلزلہ آیا اس کا بھی 6.8 میگنی چیوڈ تھا۔ پھر اگست میں امریکہ میں طوفان آئے، کئی عمارتیں گر گئیں، کافی تباہی ہوئی۔ چین میں پُل گر گئے جو طوفان سے Collapse ہوئے اور کافی تباہی ہوئی۔ نارتھ کوریا میں بارشوں اور Flood سے تباہی ہوئی۔ پھر پیرو میں زلزلہ آیا، اس نے بڑی تباہی مچائی۔ پاکستان میں اس کے بعد پھر دوبارہ Floods آئے تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن کے بارہ میں مَیں نے مختصراً بتایا ہے، یہ توجہ دلانے والی ہیں۔

آسٹریلیا میں طوفان سے بڑی تباہی آئی، ان کی بڑی بڑی موٹرویز ڈوب گئیں، بلکہ بہہ گئیں جس کا وہاں تصور نہیں تھا۔ پھر برکینا فاسو افریقہ میں پچھلے دنوں بارش ہوئی، خوفناک تباہی آئی، دو لاکھ آدمی متاثر ہوئے۔ پھر ہوائی (Hawai) میں ہریکین (Hurricane) سے تباہی آئی اور ساتھ زلزلہ بھی آیا اور وہ کہتے ہیں ہوائی میں اس قسم کے طوفانوں اور زلزلوں کا بہت کم امکان ہوتا ہے۔ پھر بحیرہ عرب (Arabian Sea) میں طوفان آیا، کہتے ہیں دوسرے سمندروں میں تو ایسا طوفان آتا ہے، لیکن اس قسم کا طوفان بحیرۂ عرب میں کبھی نہیں آتا۔ وہی طوفان خشکی پر بھی چڑھ سکتا تھا جس کو ٹراپکل سائیکلون (Tropical Cyclone) کہتے ہیں۔ الابامہ (Alabama) میں طوفان آیا، پہلے وارننگ تھی، انہوں نے بڑی تیاری کی تھی، اس کے باوجود اس نے بڑی تباہی پھیلائی۔ کہتے ہیں کہ اس میں ایک ہائی سکول کی ایک عمارت گر گئی، عمارت میں لوگوں نے پناہ لی ہوئی تھی، دوسری جگہ پناہ لی تو وہ عمارت تباہ ہو گئی اور اس طرح بہت ساری عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ جہاں لوگ پناہ لیتے تھے اسی کو یہ ٹارنیڈو (Tornado) اڑا کر لے جاتا تھا۔ اسی طرح جنوبی افریقہ میں بھی بڑا طوفان آیا۔ یہ ساری چیزیں بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہے اور انسان کو اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ ایک خدا کی پہچان کرو اور حد سے آگے نہ بڑھو، انبیاء کا اور خدا کا استہزاء نہ کرو۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا وہ لوگ جنہوں نے بری تدبیریں کیں امن میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آ جائے جہاں سے وہ گمان نہ کرتے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ بُری تدبیر کرنے والے اللہ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے ہیں۔ جب یہ لوگ حد سے بڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی چکی چلتی ہے۔ پس یہ بظاہر جو چھوٹے چھوٹے طوفان اور زلزلے ایک تسلسل کے ساتھ اس سال دنیا میں آئے ہیں، ان سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ مغرب کو بھی اور مشرق کو بھی اور ہر مذہب والے کو بھی۔ مسلمانوں کو بھی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی۔ اس بات کو سوچیں اور وجہ تلاش کریں کہ کیوں خدا کا عذاب بھڑکا ہے۔ آواز دینے والے کی اس آواز پر غور کریں، جو آپ نے فرمایا تھا کہ مَیں نہ آیا ہوتا تو بلاؤں میں تاخیر ہو جاتی۔ پس اگر ان بلاؤں سے بچنا ہے تو اس آنے والے کی آواز پر مسلمانوں کو بھی غور کرنا ہوگا اور عیسائیوں کو بھی غور کرنا ہوگا اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی غور کرنا ہوگا اور لامذہب والوں کو بھی غور کرنا ہوگا۔ ورنہ پھر آواز دینے والے کا یہ اعلان بھی ہے کہ: ’’اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں‘‘۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ269 مطبوعہ لندن)

پس یہ پیغام ہے جو آج ہر احمدی نے دنیا میں، دنیا کی بقا کے لئے، دنیا کو بچانے کے لئے دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خدا کی حقیقی پہچان کی توفیق دے اور دنیا کو بھی اس واحد خدا کی پہچان کرانے والا بنائے تا اس واحد اور یگانہ خدا کے عذاب کی بجائے ہم اس کے رحم کو حاصل کرنے والے بن سکیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

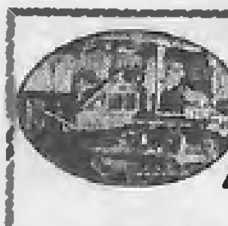

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)

Available :

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | الیس اللہ بکاف عبدہ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ | گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 | 047-6215747

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

برلن میں زیرِ تعمیر مسجد کے لئے احمدی خواتین کی مثالی قربانیوں کا تذکرہ۔

ایک احمدی عورت کو صرف اپنی زندگی میں ہی نہیں بلکہ اپنی نسلوں کو جو ملک اور جماعت کی امانت ہے ایسے رنگ میں پروان چڑھانا ہے کہ دنیاداری اور لغویات سے نفرت پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے ایک مجاہدہ کی ضرورت ہے، عبادتوں کے معیار بڑھانے کی ضرورت ہے۔

(جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے خطاب۔ خطاب سے قبل تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد اور میڈلز کی تقسیم)

مالٹا اور انڈونیشیا سے آئے ہوئے بعض غیر از جماعت معززین کی حضور انور سے ملاقات۔ بعض جرمن، سری لنکن، بوزنین اور عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت۔

(جرمنی میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ : مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

یکم ستمبر 2007ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 5:30 منٹ پر جلسہ گاہ میں نماز فجر پڑھائی اور نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ پر جاتے ہوئے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے جلسہ سالانہ کے انتظامات اور کل کی رجسٹریشن کے بارہ میں استفسارات فرمائے۔ حضور انور اپنے دفتر امور کی سرانجام دہی کے بعد 12 بج کر 5 منٹ پر لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور جلسہ کی کارروائی کا آغاز فرمایا۔ مکرمہ مدیحہ احمد صاحبہ نے سورۃ الفرقان کی آخری آیات (آیات نمبر 72 تا 78) کی تلاوت کی۔ مکرمہ ریحانہ اختر صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرمہ ثمینہ ظفر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ''بشیر احمدؓ، شریف احمدؓ اور مبارکہؓ کی آمین'' سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

تقسیم اسناد و میڈل

نظم کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں اپنے دست مبارک سے اسناد اور میڈلز تقسیم فرمائے۔ ان خوش نصیب طالبات کے نام درج ذیل ہیں:۔

نورین اصغر (O Level)، صبیحہ اعوان صاحبہ (O Level) ماہم احمد صاحبہ (O Level)، ضحیٰ اسلام صاحبہ (O Level)، نمود سحر خان صاحبہ (O Level)، ہبۃ الجیب نیر صاحبہ (O Level)، صباح احمد صاحبہ (O Level) طاہر احمد صاحبہ (O Level)، نوید سحر شیخ صاحبہ (O Level)، صدف شاہد صاحبہ (O Level)، منتہیٰ شفیق صاحبہ (O Level)، عنبر چوہدری صاحبہ (Dr. Med)، مدیحہ مصدق صاحبہ (MSc Physics)، نورین عظمیٰ صاحبہ (Dr.Med)، رومہ پاشا صاحبہ (Master in Medical Technology)، مصور ریاض صاحبہ (Dr.Med)، عظمیٰ بٹ صاحبہ (Dr.Med)، ہما خدیجہ رانا صاحبہ (Dr.Med)، شبانہ کوثر صاحبہ (Dr.Med)، خولہ مریم ہیوبش صاحبہ Master in journalism & Literature، آصفہ عزیز زیروی صاحبہ (A Level)، صبا نور چیمہ صاحبہ (A Level)، عائشہ صدف جمشید صاحبہ (A Level)، فریحہ نعیم صاحبہ (A Level)، نادیہ شکیل صاحبہ (A Level)، زبدہ خان صاحبہ (A Level)، کشور عروج ملک صاحبہ (A Level)، مبشرہ الیاس صاحبہ (Master in Architecture)، قانتہ انور احمد صاحبہ (Dr.Med)، فرح خدیجہ صاحبہ (Master in Curative Pedagogy)، مہوش شاہد صاحبہ (Best in Math in her Region)، ثمینہ ملک صاحبہ (Apothekerin)، شگفتہ ملک صاحبہ (Master in Social Pedagogy)، مہوش سیال صاحبہ (Bestin Math in Whole Germany)۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے خطاب فرماتے ہوئے عورتوں کو پردہ کی پابندی، فضول خرچی سے بچنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ باندھے ہوئے عہد بیعت کا پاس رکھتے ہوئے اپنی اور اپنی اولاد کی احسن رنگ میں تربیت کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز جلسہ سالانہ کے دنوں میں تربیتی اور روحانی معیار کو بلند کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

12 بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا (سورۃ الفرقان :74) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ اللہ کے منکروں کے درمیان اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے درمیان فرق کرنے والی بات ہے۔ یہ ایک ایسی کسوٹی ہے جس سے ایک احمدی اپنے ایمان کو پرکھ سکتا ہے۔ جو شخص قرآن کریم کے سات سو یا پانچ سو حکموں کی پیروی نہیں کرتا وہ اپنا جائزہ لے سکتا ہے۔ اس لئے ایک احمدی کی ذمہ داری کئی گنا ہو جاتی ہے کہ وہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کی اگر کسی کی ذمہ داری مقدر ہے تو وہ ایک احمدی کے ذریعہ ہے۔ آپ یہاں دینی اور روحانی ترقی کے لئے آئی ہوئی ہیں اس لئے جلسہ کے پروگراموں کو پوری توجہ سے سنیں۔ ٹولیاں بنا کر باتیں نہ کرتی رہیں۔ زیبائش نہ دکھائیں۔ اگر آپ توجہ سے جلسہ نہ سنیں گی تو اس کا آپ کے بچوں پر بھی اثر پڑے گا۔ ان دنوں کو دین سیکھنے اور روحانی ترقی حاصل کرنے میں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ نصیحت فرماتا ہے رحمٰن کے نیک بندوں میں عاجزی ہوتی ہے جو تکبر سے بچاتی ہے۔ اگر کوئی جہالت سے اور تکبر سے بات کرتے ہوئے کوئی بات کر بھی جائے تو تمہارا ردّعمل ویسا نہ ہو۔ ہمیشہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی نصیحت یہ ہے کہ اگر اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے تو جھوٹی اَنا کو ختم کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نیک بندے نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔ لیکن یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ دیکھا دیکھی لباس میں مقابلہ بازی ہو جاتی ہے۔ یہ لغو باتیں ہیں۔ بیویاں خاوندوں کو مجبور کرتی ہیں اور خاص طور پر پاکستان میں جا کر شادیوں پر، پھر مرد بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں اور مرد زیادہ جاہل ہیں جو ان باتوں میں آ کر قرضے بھی لے لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی سے منع فرمایا ہے اور کنجوسی سے بھی منع فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر بڑا احسان ہے کہ ایک بڑی تعداد پیسہ جوڑ کر چندہ دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برلن میں زیرِ تعمیر مسجد کے لئے عورتوں کی مثالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی خواتین بڑی قربانی کر رہی ہیں۔ کسی نے پیسہ دیا ہے، کسی نے زیور دیا ہے۔ ہر احمدی عورت کا یہ طرہ امتیاز ہے۔ بچت ہمیشہ اس لئے کریں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے اور پھر اسے خرچ بھی کریں اس طرح ایمان میں ترقی کریں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ایک حکم پردہ ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ معاشرہ کے زیر اثر پردہ کا خیال نہیں رکھتیں۔ بازاروں میں جاتے ہوئے پردہ نہیں کرتیں اور اپنے لباس کا خیال نہیں رکھتیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اور پردے میں ہی ایک احمدی بچی کا تقدس ہے، اس کو ہمیشہ قائم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پردے کا حکم دیا ہے۔ ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جو کہتے ہیں کہ پردے کا حکم پرانا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سارے حالات کا پتہ تھا۔ پس اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں۔ عورت کی ایک بہت بڑی زینت حیا ہے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔

یہ بھی بعض شکایات ہیں کہ شادیوں میں ڈانس ہوتا ہے اور جسم کی نمائش ہوتی ہے۔ یہ انتہائی بے حیائی ہے۔ لڑکیوں کو لڑکیوں میں بھی ننگے لباس میں نہیں آنا چاہئے اور نہ ہی ڈانس کی اجازت ہے۔ یہ بیہودگی ہے۔ ننگے لباس میں عورتوں کے سامنے ورزش کی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ دوسرے ڈانس کرتے وقت تو جذبات ہی بالکل اور ہوتے ہیں اور ورزش کرتے وقت خیالات اور ہوتے ہیں۔ شادیوں کے موقعہ پر بعض پاکیزہ نغمے بھی ہیں دعائیہ نظمیں بھی جو پڑھی جا سکتی ہیں۔ پس یہ بہانے ہیں، یہ سب شیطان کے بہکاوے میں آنے والی باتیں ہیں۔ جب آپ نے اپنے آپ کو زمانے کے امام کے ہاتھ پر بیچ دیا ہے تو پھر آپ کے تمام جذبات اور خیالات کے

ساتھ اس نے آپ کو خریدا ہے۔ اور جس نے خریدا ہے اس نے آپ کو خدا کے سامنے پیش کرنے کے لئے خریدا ہے۔ پس اپنے آپ کو خدا کے سامنے پیش کئے جانے کے قابل ایک اچھے تحفہ کے طور پر بنائیں ورنہ آپ اس تحفہ کی طرح ہوں گی جو رڈی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اپنی نسلوں کو کارآمد تحفہ بنائیں جیسا کہ بیعت کا حق ہے۔ اس کے لئے نفس کی قربانیاں کرنی ہوں گی، عبادت کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی قوم میں عورت کا کردار قوم کو بنانے میں انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اگر عورت تعلیم والی ہوگی تو پھر ہی تعلیم دینے والی ہوگی۔ ایک احمدی عورت اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے گھر کی نگرانی کرتی ہے۔ اپنی اولاد کی اخلاقی اور روحانی نگرانی کرتی ہے۔ ماں باپ کی عملی زندگی کا اثر بچے قبول کرتے ہیں۔ اور تضاد کی بنا پر بچے بعض دفعہ ماں باپ کا گھر چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر کمپرامائز ہو رہا ہوتا ہے کہ تمام بیہودگیوں کے ساتھ ہی سہی مگر گھر میں رہو اور دوسروں کے سامنے ہمیں ذلیل نہ کرو، عزیزوں کے سامنے رسوا نہ کرو۔ ایک احمدی عورت کو صرف اپنی زندگی میں ہی نہیں بلکہ اپنی نسلوں کو جو ملک اور جماعت کی امانت ہے ایسے رنگ میں پروان چڑھانا ہے کہ دنیاداری اور لغویات سے نفرت پیدا ہو جائے۔ اپنی مرضی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مرضی کے تابع کریں تا کہ ان انعاموں کی وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپؑ کی جماعت کو دیا ہے۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم دی ہے اس پر عمل کریں۔ اس کے لئے ایک مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ عبادتوں کے معیار بڑھانے کی ضرورت ہے۔ پس جب یہ صورت پیدا ہو جائے گی تو پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل بھی ضرور فرمائے گا۔ نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے گا۔ شرط یہی ہے کہ آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں۔ اللہ کے حکم پر عمل کرنے والی ہوں اور اعمال صالحہ بجالانے والی ہوں۔ آپ کی کوشش سے آپ کی اولاد نیکی پر عمل کرے گی تو آپ کے مرنے کے بعد ان کے عمل کا ثواب بھی آپ کو ملے گا۔ ماں باپ کے لئے دعا ان بچوں کے منہ سے نکلے گی جو نیک ہوں گے اور جن کی اچھی پرورش ہوگی۔ وقف نو بچے جہاں خدمت دین کریں گے وہاں اپنے والدین کے لئے بھی دعا کریں گے کہ جنہوں نے ان کو اس خدمت کے لئے وقف کیا۔ وہ دعائیں کریں گے کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل:25)۔ پس خدا سے اپنا بھی تعلق جوڑیں۔ عورت ہی ہے جو ولی اللہ بھی پیدا کرتی ہے اور ڈاکو بھی بناتی ہے۔ حضور انور نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بچپن میں اپنی والدہ کی نیک نصیحت پر قائم رہنے والا واقعہ سنایا اور اسی طرح اس ڈاکو کا بھی واقعہ سنایا جس کی ماں بچپن میں اسے چوری اور بری باتوں سے منع کرنے کی بجائے اسے ان کی ترغیب دلاتی تھی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ جب بھی کوئی نصیحت کی جائے اس پر کان دھریں، صحابہ کا نمونہ بنیں، ایک آواز پر بیٹھ جائیں، اللہ کے حکموں پر عمل نہ کرنے کے بہانے نہ بنائیں۔ اپنی زندگیاں سادگی سے گزاریں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے والی ہو اور ہمیشہ خلافت سے چمٹنے والی بنے۔ (آمین)

خطاب کے اختتام کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پھر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ ایک بج کر پینتالیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں نماز ظہر وعصر پڑھانے کے لئے عقبی دروازہ سے ہال میں بائیں جانب سے گزرتے ہوئے اپنے عقیدت مندوں کو ہاتھ ہلا کر ان کے سلام کا جواب دیا اور سٹیج پر تشریف لائے۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایڈیشنل وکیل المال لندن کو بعض مالی امور کے تعلق میں حکم صادر فرمائے اور لندن میں مہمانوں کے بارہ میں ہدایات فرمائیں۔ اس کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں

سات بج کر تیس منٹ پر حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور جرمن نومبایعین سے جماعتی نظام اور متفرق امور پر بات ہوئی۔ اور پھر مالٹا سے آئے ہوئے ایک بڑے وکیل اور سیاسی لیڈر جو ایم پی ہیں اور وزیر بھی رہ چکے ہیں، مذہباً عیسائی ہیں، ان کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں اور انڈونیشیا سے آئے ہوئے دو غیر از جماعت علماء کمیٹی کے ممبر سے الگ الگ ملاقات ہوئی۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور دفتر سے ہی مردانہ جلسہ گاہ میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور کے دفتر کے باہر عشاق کا ہجوم اپنے پیارے آقا کی ایک نظر کے لئے منتظر تھے۔

اجتماعی بیعت

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعی بیعت کی بابرکت تقریب منعقد ہوئی جس میں جرمن، سری لنکن، بوزنین اور عرب قوم سے تعلق رکھنے والے سعید فطرت لوگوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی عظیم سعادت نصیب ہوئی۔ اس بیعت میں تمام حاضرین جلسہ نے بھی شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور اس کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے لئے۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری نے اس عرصہ کے دوران جمع ہونے والی ڈاک حضور انور کے ملاحظہ کے لئے رہائشگاہ پر بھجوائی۔

(باقی آئندہ)

ملک پاکستان کے موجودہ مخدوش حالات پر چند اشعار

میرے ملک میں کیا بپا ہو رہا ہے
ستم پر ستم برملا ہو رہا ہے
وہاں قتل صبح و مسا ہو رہے ہیں
کہ جیسے کوئی کربلا ہو رہا ہے
نہ فوجی، نہ شہری، نہیں کوئی محفوظ
سبھی پہ ہی جور و جفا ہو رہا ہے
جو کلمہ پڑھے اس کو دیتے سزا ہو
یہی تم سے بھاری گناہ ہو رہا ہے
خدا کے لئے ہوش میں اب بھی آؤ
کیوں دل تمہارا سیاہ ہو رہا ہے
جو ناپاک قانون تم نے بنائے
اسی سے تو سب کچھ تباہ ہو رہا ہے
بنو سارے مومن کرو اب بھی توبہ
خدا کا غضب اب سوا ہو رہا ہے

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ناروے)

طلباء کے لئے مفید معلومات

آئیے سافٹ ویئر انسٹالیشن کریں!

بعض چیزیں معمولی ہوتی ہیں اور انہیں سیکھ لینے سے روپیہ کی بچت کی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر گاڑی کے متعلق ضروری معلومات رکھنے سے بار بار موٹر میکانک کے پاس جانے کی زحمت سے بچا جا سکتا ہے اس طرح روپیہ پیسہ کی وافر مقدار میں بچت ہو جاتی ہے، ٹھیک اسی طرح کمپیوٹر کے ضروری اجزاء کو اسمبل کرنے کا گر سیکھ کر پھر اس کے بعد انسٹالیشن کے لوازمات سیکھ کر بار بار کمپیوٹر انجینئر کو بلانے کی زحمت سے بچا جا سکتا ہے۔

مارکیٹ میں معمولی سے معمولی سافٹ ویئر انسٹالیشن کے چارجز ۳۰۰ سے ۵۰۰ روپے تک کے آتے ہیں۔ ایسے میں انسٹالیشن کے گر سیکھ کر کئی سو روپے کی بچت کی جا سکتی ہے۔ سافٹ ویئر ہدایات کے مجموعہ کا نام ہے اس میں ہدایات بڑے سلیقے سے پیوست کئے جاتے ہیں، جو کہ کمپیوٹر مشین کو چلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں (الف) سسٹم سافٹ ویئر (ب) اپلی کیشن سافٹ ویئر

سسٹم سافٹ ویئر استعمال میں اس جگہ لائے جاتے ہیں جہاں ہارڈ ویئر اور اپلی کیشن سافٹ ویئر کو جوڑنا ہوتا ہے مثال کے طور پر اسمبلرس، کمپلائیر اور آپریٹنگ سسٹم وغیرہ۔ آپریٹنگ سسٹم کو پلیٹ فارم سے بھی منسوب کر سکتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اپلی کیشن سافٹ ویئر تب ہی انسٹال ہو سکتے ہیں، جب کمپیوٹر میں آپریٹنگ سسٹم انسٹال ہو۔ چند آپریٹنگ سسٹم جو کمپیوٹر مشین کو چلاتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ ڈاس، ونڈوز پلیٹ فارم، میک اور یونیک پلیٹ فارم وغیرہ۔ اپلی کیشن سافٹ ویئر ایک ایسا سافٹ ویئر ہوتا ہے جو کہ کمپیوٹر کے ضروری کاموں کو پورا کرنے میں مدد کر سکے۔ اپلی کیشن سافٹ ویئر کو دو حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔

(الف) پیکیج (ب) لینگویج۔

پیکیج کی مثالیں: ڈی بیس، ایم ایس آفس، ٹیلی، کورل وغیرہ۔

لیگویج کی مثالیں: کوبال، فاکس پرو، سی سی پلس پلس وغیرہ۔ اپلی کیشن سافٹ ویئر کو انسٹال کرنا نہایت ہی آسان ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کمپیوٹر میں آپریٹنگ سسٹم کے بعد انسٹال کیا جاتا ہے۔ آپریٹنگ سسٹم کو انسٹال کرنے سے پہلے ہارڈ ڈسک کو پارٹیشن کیا جاتا ہے۔

ہارڈ ڈسک پارٹیشن ایف ڈسک کمانڈ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے، اس کے بعد جو بھی آپریٹنگ سسٹم انسٹال کرنا ہو، اسے پارٹیشن کئے ہوئے ہارڈ ڈسک پر انسٹال کیا جا سکتا ہے۔ آپریٹنگ سسٹم کی مثالیں ونڈوز ایکس پی، ونڈوز ۲۰۰۰، لینکس وغیرہ ہیں۔

آپریٹنگ سسٹم کو انسٹال کرنے کے لئے کمپیوٹر کو Boot کیا جاتا ہے اس کے بعد آپریٹنگ سسٹم کی متعلقہ سی ڈی، سی ڈی ڈرائیو میں داخل کر کے سیٹ اپ کمانڈ کے ذریعے انسٹالیشن کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

انسٹالیشن کرتے وقت ضروری ہدایات اسکرین پر نمودار ہوں گی، انہیں سمجھتے ہوئے اور آگے بڑھتے ہوئے انسٹالیشن کے کام کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ آپریٹنگ سسٹم کے انسٹال ہونے کے بعد کمپیوٹر سے ضروری خدمات لی جا سکتی ہیں۔

(بشکریہ انقلاب ممبئی ۱۴/اکتوبر ۲۰۰۷ء)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۳ر اکتوبر ۲۰۰۷ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر:

۱۔مکرمہ نرگس اختر گینائی صاحبہ آف لندن: آپ ۲۰ر اکتوبر ۲۰۰۷ء کو بعارضہ کینسر ۴۷ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے دادا حضرت میاں محکم الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کا خاندان ۱۹۷۳ء میں کینیا سے یو کے آکر آباد ہوا تھا۔ مردمہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ پُر جوش داعی الی اللہ بھی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے ادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم شمیم احمد خان صاحب انچارج انصار سیکشن و سیکرٹری زراعت یو کے کی خوش دامنہ تھیں۔

۲۔مکرمہ رشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد انور صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ: آپ جلسہ انگلستان میں شمولیت کے لئے آئی تھیں۔ یہاں آکر بیمار ہو گئیں اور تقریباً دو ماہ بیمار رہ کر ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۷ء کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ خلافت سے بے پناہ محبت رکھتی تھیں۔ نیک، دعا گو اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ: آپ ۱۷ر جولائی ۲۰۰۷ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ اپنے تمام چندہ جات بروقت ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ صاحب رؤیا و کشف بزرگ خاتون تھیں۔ جب بھی کوئی ان کو دعا کے لئے کہتا تو فرض سمجھ کر دعائیں کرنے لگ جاتیں۔ ان کی شخصیت کا نمایاں وصف اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷ء کے موقعہ پر اردو تقاریر کے لئے انگریزی مترجمین کی ضرورت ہے۔ ایسے انگریزی دان احباب جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور اردو تقاریر سن کر انگریزی میں اُن کا رواں ترجمہ کرنے کی صلاحیت و مہارت انہیں حاصل ہو۔ نیز یہ کہ وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کا پروگرام بھی رکھتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ صدر جماعت اور صوبائی رزونل امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں دفتر اصلاح و ارشاد میں جلد سے جلد بھجوا دیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

یاد دہانی برائے چندہ وقفِ جدید

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ وقف جدید کا مالی سال جنوری سے دسمبر تک ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ۲۰۰۷ء کا وقف جدید کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے گذارش ہے کہ اپنے وعدہ جات اور ادائیگی کا جائزہ لیں اور چندہ وقف جدید کی ادائیگی کر کے ممنون فرما دیں۔ (ناظم وقف جدید قادیان)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794.
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر:1

ممالک کے مختلف رنگوں، نسلوں اور زبانوں کے بولنے والوں میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اور آپ کے بعد خلافت سے جو محبت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کا زبردست تائیدی نشان ہے۔ فرمایا آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام سن کر مختلف مذاہب رنگ نسل اور زبانوں کے اختلاف کے باوجود لوگ آپ کے ہاتھ پر جمع ہو رہے ہیں یہ جمع ہونا اور آپ کے بعد آپ کے نظامت خلافت کے ہاتھ پر جمع ہونا اور اس سے عقیدت کا اظہار یہ بھی اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ فرمایا گذشتہ خطبہ میں مَیں نے اپنے آپریشن کا بتایا تھا تو دنیا کے مختلف کونوں کے رہنے والوں نے جس محبت و پیار کا اظہار کیا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت سے پیار میں کئی گنا مجھے بڑھا دیا ہے۔ عجیب عجیب رنگ میں احمدیوں نے محبت و پیار کا اظہار کیا، جذبات سے مغلوب خطوط تھے۔ دنیا بھر کے احمدی بڑی فکر مندی کا اظہار کر رہے تھے اور اس طرح پیار کا اظہار کا کہ ان کے لئے انتہائی پیار اور تشکر کے جذبات ابھرے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان پیاروں کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے ہر رنگ و غم سے محفوظ رکھے اور مختلف قوموں اور رنگوں میں جو حدانیت پیدا ہوئی ہے اسے ہمیشہ قائم رکھے۔ مشرق سے بھی مغرب سے بھی شمال سے بھی جنوب سے بھی ہر ملک کے رہنے والے نے جس طرح جذبات کا اظہار کیا ہے بے اختیار زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد جاری ہوتی ہے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا اب پھر دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کے ساتھ حق ادا کرنے کی توفیق دے جب تک جماعت اور خلافت میں یہ دو طرفہ محبت قائم رہے گی انشاء اللہ خلافت کا قیام و استحکام رہے گا اور انشاء اللہ جس طرح اللہ کے وعدے کے مطابق خلافت قائم ہوئی ہے یہ محبت بھی دائمی رہے گی فرمایا اب خلافت کے فدائی و شیدائی دنیا کے ہر ملک و قوم میں ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اسلام کی محبت دلوں میں پیدا ہو رہی ہے۔ پس یہ اللہ کا فضل اب اس قدر بڑھ چکا ہے کہ لاکھ کوشش فتنہ پرداز کریں اس تناور درخت کو گرا نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا تعلق اپنے رب سے اب اتنا پختہ ہو چکا ہے کہ کوئی آندھی اور کوئی طوفان اسے ہلا نہیں سکتی یہ سدا بہار سر سبز درخت ہے۔ فرمایا ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مضبوط تعلق اور اس کا فیض ہمارے ایمان کی مضبوطی اور دعاؤں سے مشروط ہے۔ خطبہ کے آخر میں حضور انور نے ان تمام احمدی ڈاکٹروں اور آپریشن کرنے والے ڈاکٹر صاحبان اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے آپریشن کیا اور ہر طرح تعاون دیا اور سب دنا کے دعا کرنے والے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ضروری یاد دہانی بسلسلہ مجلس شوریٰ بھارت

جیسا کہ عہدیداران جماعت کو اخبار بدر کے مسلسل اعلان سے اطلاع ہو چکی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتہائے احمدیہ بھارت کی انیسویں مجلس مشاورت کی مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۸ء کو انعقاد کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں تمام جماعتوں کو بذریعہ سرکلر ہدایت کی جا چکی ہے کہ شوریٰ کے ممبران کا انتخاب کروا کر فہرستیں اسی طرح اگر کوئی تجویز ہو تو ۱۵ر اکتوبر تک بھجوا دیں۔ لیکن تا حال بہت کم جماعتوں کی طرف سے منتخب نمائندگان کی فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔

لہٰذا عہدیداران جماعت کو اس یاد دہانی کے ذریعے درخواست کی جاتی ہے کہ اب جلد از جلد نمائندگان کے اسماء سے خاکسار کو مطلع کر کر کے ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت)

انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

برائے سال ۲۰۰۸ء تا ۲۰۰۹ء

جملہ امراء کرام اور صدر صاحبان جماعت کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کا نیا سال یکم جنوری ۲۰۰۸ء سے شروع ہو رہا ہے لہٰذا ۱۰ر دسمبر سے قبل اپنی اپنی جماعتوں میں آئندہ دو سال کے لئے زعماء کے انتخاب کی کاروائی مکمل فرما لیں جزاکم اللہ۔ انتخاب کے قواعد اور ضروری فارمز صدر صاحبان کے نام بھجوائے جا رہے ہیں۔ ناظمین صوبہ جات اور زونل ناظمین بھی وقت مقررہ تک کاروائی مکمل کرنے میں ہر ممکن تعاون دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

تقریب دُعا و رخصتانہ

مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی و ایڈیٹر اخبار بدر کی دختر نیک اختر کی تقریب دُعا و رخصتانہ مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۲۰۰۷ء کو مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری استاذ جامعہ احمدیہ قادیان کے ساتھ عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ادارہ بدر اس خوشی کے موقع پر مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ (ادارہ بدر)

خوش آمدید جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

محمد عمر ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

جلسہ سالانہ قادیان کی اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ آمد آمد ہے۔

عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ نوازش مورخہ 29-30-31 دسمبر کو جلسہ سالانہ کی تاریخیں مقرر فرمائی ہیں۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں ایک دفعہ پھر جماعت کے دائمی مرکز قادیان میں ہم جمع ہو کر اپنی روحانی و اخلاقی ترقیوں کے سامان بہم پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ میں ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے اور تقویٰ میں ترقی دینے والے ہیں۔ اس روحانی اجتماع کے ذریعہ آپس میں محبت اخوت پیار اور تعلق بڑھایا جاتا ہے۔ باہمی رنجشوں کو دُور کیا جاتا ہے اور رضاءِ الٰہی کے حصول کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی لغویات سے اپنے آپ کو پاک کیا جاتا ہے۔

اس عظیم روحانی اجتماع کی بنیاد بہ اذن الٰہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے 1891ء میں رکھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت موجودگی میں ہوئے پہلے جلسہ سالانہ کی حاضری 75 تھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد ہر سال بڑھتی رہی یہاں تک کہ ربوہ پاکستان میں 1983ء میں منعقدہ جلسہ سالانہ کی حاضری کم وبیش پونے تین لاکھ بتائی جاتی ہے۔ اس کے بعد پاکستان کے بدنام زمانہ فرعون صفت جنرل ضیاء الحق نے ربوہ پاکستان میں ہونے والے جلسہ سالانہ پر پابندی عائد کر دی۔ لیکن ہندوستان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اب تک ہر سال جلسہ سالانہ اپنی پوری شان وشوکت سے نہایت روح پرور ماحول میں جماعت احمدیہ کے دائمی روحانی مرکز قادیان منعقد ہوتا رہا ہے علاوہ ازیں دنیا کے مختلف ممالک میں یہ بابرکت جلسہ باقاعدگی سے ہر سال منعقد کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے انگلستان کے جلسہ سالانہ کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔

1994ء میں جب سے ایم ٹی اے کا آغاز ہوا مختلف ممالک میں ہونے والے جلسہ سالانہ کی کاروائی اکناف عالم میں براہِ راست دیکھی اور سُنی جانے لگی اس طرح جلسہ سالانہ کے شرکاء کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی۔ خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ کو ایسی ایسی عظمتیں نصیب ہوئیں اور مسلسل ہوتی چلی جا رہی ہیں کہ اُن کا شمار اور بیان ناممکن ہو گیا ہے۔ اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اِس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اسی طرح آپؑ کی یہ پیشگوئی نہایت شاندار رنگ میں پوری ہوئی کہ ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اس جلسہ کی عظمت کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۱)

جلسہ سالانہ کی برکات اور فوائد کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف انکو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لینگے اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے ...... اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد نمبر ۴، صفحہ ۳۵۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ پر آنے والوں کے لئے ضروری ہدایات دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی محبت بھری دعائیں:

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دُور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اُن بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔ ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

نیز آپؑ نے دعا فرمائی:-

اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للّٰہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب اُن کو عطا فرماوے آمین ثم آمین۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴، صفحہ ۳۵۱، مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۰۲)

میزبانوں اور مہمانوں کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ہدایات فرمائی ہیں ان میں سے کچھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہے۔ فرمایا:

☆ اس جلسہ کو ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے اس سے وابستہ روایات کو زندہ کرنا چاہئے اور حسین پہلوؤں کا اضافہ ہونا چاہئے۔ اس جلسہ کو زیادہ پہلوؤں سے اور شدت کے ساتھ روایتی بنانے کی کوشش کریں۔

☆ جلسہ کے ایام میں نمازوں کی خاص طور پر نگرانی کی جائے اور جب نمازیں کھڑی ہو جاتی ہیں تو کوئی نماز سے باہر نہ ہو سوائے ان کے جو ڈیوٹیوں پر ہیں اور خاص طور پر فجر کی نماز کا اہتمام کیا جائے۔

☆ کارکنان کو دعا کی طرف توجہ دلانی چاہئے اور ہر منتظم اپنے شعبے میں دیگر امور کے علاوہ دعا کی طرف توجہ دلائے کیونکہ اس سے کاموں میں عظیم الشان برکت پڑتی ہے۔

(خطبہ جمعہ ۷ اجولائی ۱۹۸۷ء)

☆ جلسے کا نظام عالمی بھائی چارے کو تقویت دینے اور اخلاقی لحاظ سے ایک عالمی معیار پیدا کرنے اور قائم رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جولائی ۱۹۹۴ء)

☆ جماعت بحیثیت جماعت احمدیہ ایک اسلامی کردار کی حامل ہے اور یہی کردار اور حقیقت آپ کا تشخص بن رہا ہے اور بنتا چلا جائے گا۔ یہی کردار ہے جس کے تشخص کو نمایاں کرنے کے نتیجہ میں ایک عالمی برادری وجود میں آئے گی اور اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس اس کردار کی تعمیر میں اور اس کے تشخص کو نمایاں کرنے میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے سالانہ جلسے ایک بہت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں اور جس طرح مجلس شوریٰ ایک خاص دائرے میں خلافت کی نمائندہ اور دست و بازو بن جاتی ہے اسی طرح یہ جلسے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلافت کے قیام اور استحکام اور اس کے فوائد کو عام طور پر جاری کرنے میں بہت ہی مد ثابت ہوتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۲ تا ۱۸ اگست ۱۹۹۴ء صفحہ ۶-۷)

☆ وہ عالمی ادارہ جس کا نام اقوام متحدہ ہے جس کو ''یونائیٹیڈ نیشنز'' کہا جاتا ہے وہ پھٹے ہوئے دلوں کا مصنوعی طور پر باندھا ہوا ایک مجموعہ ہے اس کے سوا اس کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔ کوئی ایک بھی قوم اس میں ایسی نہیں جو جذبہ ایثار کے ساتھ آراستہ ہو، جو جذبہ ایثار میں سرشار ہو کر بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے ارادے کے ساتھ اس عالمی ادارہ میں شامل ہو ...... اگر آپ خدا کے نام پر اکٹھے ہو جائیں تو آپ وہ ہیں جو اس یونائیٹڈ نیشنز کو جنم دیں گے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی یونائیٹڈ نیشنز ہو گی اور تمام کائنات پر چھا جائے گی، ہر دل کو باندھ دے گی، ہر وجود کو ایک کر دے گی۔ ساری قومیں اسی ایک چشمہ سے سیراب ہونگی۔ خدا کرے کہ جلد از جلد وہ دن آئیں۔ ہمیں اس کی تیاری کرنی ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام سونپا گیا ہے۔ پس اپنی حقیقت کو پہچانیں۔ ان توقعات پر نظر ڈالیں جو آپ سے وابستہ ہیں اور کوئی ان توقعات کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں نہیں آئے گا۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۵ء)

☆ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ لنگر خانہ میں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور پہرہ دار بھی ضرور نماز ادا کریں۔ ان کے افسران کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ اس کا خیال رکھیں فضول گفتگو سے اجتناب کریں جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی کاروائی، وقار اور خاموشی سے سنیں۔

☆ وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ جلسہ کی تقریروں کے دوران باہر کھڑے ہو کر آپس میں

باتیں نہ کریں۔ صفائی کا خیال رکھیں۔ مسجد، رہائش گاہ، جلسہ گاہ اور سارا ماحول صاف ستھرا رکھنے میں تعاون فرمائیں۔ اپنے ساتھ بیگ میں یا جیب میں ایک خالی پلاسٹک کا تھیلا رکھ لیا کریں اور استعمال شدہ چیزیں اسی میں ڈالا کریں، بعد میں اسے بڑے بن (Bin) میں پھینک دیا کریں۔ کھانا کھانے والی مارکیوں میں بھی کھانا کھانے کے بعد ڈسپوزایبل برتن خود اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈالیں یا اگر منتظمین چاہیں تو پھر وہ خود ہی یہ کام کریں گے۔ خیال رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ اپنی پلیٹ میں اتنا ہی ڈالتے تھے جو ختم کیا جا سکتا ہو۔ اس لئے اپنی تھالی میں اتنا ہی ڈالیں جو آپ کھا سکتے ہیں۔ دوبارہ ضرورت پڑے جتنی دفعہ چاہیں ڈالیں اس میں کسی تردد کی ضرورت نہیں۔ بے تکلفی سے کریں۔ تکلف ایک مصنوعی چیز ہے۔ تکلف سے باز رہیں ہر قسم کے جماعتی اموال اور اشیاء کی حفاظت اور ان کے استعمال میں خاص احتیاط برتی جائے۔

☆ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی شخص اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے سمجھائیں۔ حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں۔ یاد رکھیں حفاظت صرف اللہ کی ہے مگر اللہ کے حکم کے تابع حفاظت کے لئے اپنے ذہن کو بیدار رکھنا چاہئے لیکن اس یقین کے ساتھ کہ حفاظت بہرحال خدا ہی کی ہے۔ اپنے دائیں بائیں، جو بھی آپ کے دائیں بائیں دوست بیٹھے ہوتے ہیں ان پر نظر رکھا کریں۔ ان کو چاہئے کہ آپ پر نظر رکھیں...... آپ بیدار مغز رہیں اور ان پر نظر رکھیں۔ کسی کے متعلق اگر اطلاع ملے کہ وہ اجنبی ہے اور اس کی حرکات ٹھیک نہیں ہیں تو چاہئے کہ محکمہ کو مطلع کریں اور جب تک محکمہ کی طرف سے اس کا انتظام نہ ہو آپ بھی اس کے ساتھ ساتھ رہیں۔

☆ بچوں کے رونے سے جو شور پڑتا ہے اس کے لئے ہدایت ہے کہ والدین جو بچوں والے ہوں وہ پیچھے بیٹھا کریں اور اگر بچے شور ڈالیں تو ان کو لے کر باہر نکل جائیں۔

☆ اپنی قیمتی اشیاء پر نظر رکھیں۔ بعض دفعہ ایسے بڑے اجتماعات کے موقع پر کئی قسم کے شریر لوگ بھی آجاتے ہیں۔ بھیس بدل کر جیب کترے بھی آجاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں اور گری پڑی چیز کے متعلق ویسے تو وہیں رہنے دینا چاہئے مگر اس لئے کہ کوئی دوسرا آدمی غلط نیت سے اس کو اٹھا نہ لے بے شک اس کو اٹھا کر گمشدہ اشیاء کے شعبہ تک پہنچا دیا کریں۔ وہ اعلان کر کے بتا دیں گے، جس شخص کی بھی وہ چیز ہوگی اس کو واپس کر دیں گے اسی طرح گمشدہ بچوں پر نظر رکھیں، ان کو گمشدہ اشیاء کی طرح گمشدہ چیزوں کے خیمہ میں پہنچائیں اور ان کے متعلق وہ اعلان کر دیں گے۔ (خطبہ جمعہ ۲۸ جولائی ۲۰۰۰ء)

☆ اب میں کچھ مہمانوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو دُور دُور سے یہاں آئے ہیں۔ پہلی تو یہ ہے کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور جہاں تک ہو سکے ذکر اللہ کیا کریں۔ باتیں کرنا بھی ایک مجبوری ہے لیکن باتوں سے خیال پھر ذکر اللہ کی طرف جائے اور مسجد میں بیٹھ کر تو ذکر الٰہی بہت ضروری ہے۔

☆ نمازوں کا التزام، نمازوں کے علاوہ وقت خاموشی سے تسبیحات میں مصروف رہیں۔ اب جو پہریدار ہوں اس وقت تو نماز میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن بہتر یہی ہے کہ ان کے لئے باجماعت نماز کا انتظام کیا جائے اور انہی میں جو اس وقت نماز نہیں پڑھ سکتے کوئی ان کا امیر بن جائے اور ان کا امام بن کر ان کی امامت کروائے۔

☆ تقاریر بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں صرف میری نہیں بلکہ سلسلہ کے دوسرے علماء بھی انشاء اللہ آپ کے سامنے تقریریں کریں گے تو آپ پوری توجہ سے اسی طرح جس طرح میری تقریر سنتے ہیں ان کی تقریریں بھی سنیں اور ان کی محنت کو ضائع نہ جانے دیں۔

☆ سلام کو رواج دیں "افشوا السلام" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے، آتے جاتے چلتے پھرتے سلام کیا کریں۔ ہمارے حافظ رمضان صاحب ہوتے تھے قادیان میں، ان کو بہت شوق تھا پہلے سلام کرنے کا۔ دُور سے بعض دفعہ کسی بکری، کسی بھینس کی چاپ کی آواز آئے تو فوراً السلام علیکم کہہ دیا تو بعد میں کسی نے ان سے پوچھا کہ حافظ صاحب یہ کیا کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے پتہ نہیں، مجھے اتنا پتہ ہے کہ جو پہلے سلام کرتا ہے اسے فائدہ ہوتا ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں لگتا، دیکھ نہیں سکتا کہ جانور ہے یا آدمی ہے، چاپ سنتا ہوں تو سلام پہلے کر دیتا ہوں۔

☆ بڑوں سے ادب سے پیش آئیں اور چھوٹوں کا خیال رکھیں۔ عورتیں پردہ کا خیال رکھیں۔ کھانا ضائع نہ کریں بلکہ کسی بھی قابل استعمال چیز کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اپنے برتن میں اتنا ہی ڈالیں جتنا آپ کھا سکتے ہیں اور برتن خالی کر دیا کریں۔ جو برتنوں میں سے کھانا اٹھا کے پھینکا جاتا ہے یہ ایک بہت ہی بیہودہ رواج ہے۔ آپ نے جہازوں میں سفر کر کے دیکھا ہوگا کتنا کھانا وہاں ضائع جاتا ہے اور وہ سارا ڈسٹ بین میں پھینک دیتے ہیں۔ سمندری جہازوں میں بھی یہی دستور ہے۔ ہوائی جہازوں میں بھی یہی دستور ہے۔ اگر یورپ کا کھانا اور امریکہ کا کھانا جو پھینکا جاتا ہے غریب ملکوں میں تقسیم ہو سکتا ہو تو پورے افریقہ کے لئے ایک سال کی غذا کا موجب بن سکتا ہے۔ تو دیکھو Waste نہ جانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا کتنا بنیادی فائدہ ہے۔

☆ لڑائی جھگڑوں سے پرہیز رکھیں۔ فضول بحثوں میں نہ الجھا کریں۔ کارکنان سے تعاون کیا کریں۔

☆ دُور دُور سے لوگ آتے ہیں اور آپ کے ملک میں اس وقت سب دنیا سے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں ان سے محبت اور پیار سے ملیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حکم کی اطاعت کریں۔

(ہدایات بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء ہفت روزہ بدر قادیان ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۱ء)

جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:-

"جلسہ پر آنے والے ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونا ایک بہت بڑا مقصد رکھتا ہے۔ اگر خدا کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی، اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے بندوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو پھر جلسہ پر آنے کا مقصد پورا نہیں ہو رہا۔ اگر یہ مقصد پورا نہیں کرنا تو پھر جلسہ پر آنے کا فائدہ بھی کوئی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں بھی صرف اُن ہی کے حق میں پوری ہوں گی جو اس مقصد کو سمجھ رہے ہوں گے۔ اس غرض کو سمجھ رہے ہوں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کا اجراء فرمایا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبایعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی یعنی وہ بنیادی وجہ وہ مقصد جس کے لئے مَیں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے ......آپ کی بعثت کا مقصد تو تب پورا ہوگا جب ہم تقویٰ میں ترقی کریں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ اگست ۲۰۰۷ء بمقام جرمنی)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جولائی ۲۰۰۳ء میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو زرّیں ہدایات فرمائی ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

جلسہ کی غرض وغایت:

☆ فرمایا: یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے۔ اور نہ صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔

☆ ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے انہیں ختم کر دو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ۔ نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض و غایت بھی ہے اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اس میں بھرپور حصہ لیں۔

☆ اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

مہمانوں کو نصائح:

مہمانوں کو بھی یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ سارا عارضی انتظام ہوتا ہے کارکنان بڑی محنت سے خدمت بجا لاتے ہیں لیکن اگر بعض جگہ کہیں کمی یا خامی رہ جائے تو اس کو برداشت کریں۔

☆ مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں، تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنی چاہئیں اور صرف نظر کرنا چاہئے اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔

کارکنان کو ہدایات:

☆ اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

☆ جو میزبان ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر جلسہ ختم ہوا اور ادھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہے۔ تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانتداری سے دیں۔

☆ اسی طرح کارکنان بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو انتہائی نرمی سے معذرت کر کے تکلیف دُور کرنے کی کوشش کریں لیکن یاد رکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

مسجد کے آداب:

☆ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔

آداب نماز:

☆ جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی کرتے اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ، فرمودہ ۱۸ جولائی ۲۰۰۳ء الفضل انٹرنیشنل ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ء)

اللہ تعالیٰ تمام میزبان و مہمان حضرات کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی ہدایات کے مطابق جلسہ سالانہ کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس مبارک ایام کو گذارنے اور جلسہ سالانہ کی برکات سے مالا مال ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

حضور ایدہ اللہ کی احمدی طلباء سے توقعات

مورخہ ۷ راگست ۲۰۰۷ءکوناظر صاحب تعلیم قادیان نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ حضور نے نظارت تعلیم کو مستقبل کے لئے جولائحہ عمل دیا اختصار کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔

۱) حضور نے فرمایا کہ ایسے طلباء کو تلاش کریں جن کے اندر صلاحیت اور قابلیت ہو تا کہ میں انہیں باہر کے ممالک میں سپانسر کر کے Ph.d کرواسکوں۔ طلباء کو زیادہ سے زیادہ اس بات پر اُبھاریں اور ان کو تحریک کریں کہ وہ Pure Science جیسے فزکس، بایولوجی، کیمسٹری میں دلچسپی پیدا کریں اور ان میں خوب محنت کریں تا کہ وہ ان شعبہ جات میں Ph.d کرسکیں۔ اس کے لئے طلباء کو بہت محنت کرنی پڑے گی۔

۲) تعلیم یافتہ احمدیوں کی Association /کمیٹیاں ہندوستان میں قائم کریں۔ یہ Association کمیٹیاں ملکی سطح پر بھی ہوں اور صوبائی سطح پر بھی ہوں۔ اس کمیٹی کا یہ کام ہے کہ وہ دسویں کے بعد اور بارہویں کلاس کے بچوں کی رہنمائی کریں کہ وہ تعلیمی میدان میں کس کس فیلڈ میں آگے جا سکتے ہیں۔ اس کیلئے حضور نے فرمایا کہ counselling ہونی چاہئے اور تین دن کا workshop ہونا چاہئے۔ اس میں outside experts کو بلوائیں اور ان سے تقاریر کروائیں اور سوال و جواب کی محفل منعقد کریں اور طلباء ان سے Interact کریں۔ یہ Counselling تحریراً اور سرکلر کے ذریعہ بھی کیا کریں۔

۳) جو BSc اور MSc کر رہے ہیں ان کی رہنمائی کریں کہ وہ کس طرح سے P.hd کر سکتے ہیں۔

۴) نظارت تعلیم درج ذیل Association Form کرنے کی کاروائی کرے:

☆ Association of Ahmadi Scientists of India

☆ Association of Ahmadi Architects and Engineers of India

☆ Association of Computer Scientists of India, Nepal & Bhutan

نظارت تعلیم (U.K) کے بائیلاز لے کر پھر اپنے بائیلاز بنائے۔ اور ان کا بجٹ اور مستقبل کا پلان بنا کر پھر حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائے اور اس بات کی نگرانی کرے کہ جو پلانز بنائے ہیں Association / کمیٹیوں میں اس پر پورا عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔

۵) احمدی طالب علموں میں یہ دلچسپی پیدا کریں کہ وہ قرآن پر غور وفکر کرنے لگیں۔ ان کا قرآن کریم کا علم بڑھائیں تا کہ وہ قرآن کریم سے تحقیق کرنے کے طریقے سیکھیں تبھی انہیں سائینس کے علم کا فائدہ ہوگا۔ پھر فرمایا پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب قرآن کریم پر بہت غور وفکر کرتے تھے اور اس علم کو انہوں نے بہت بڑھایا اور اسی وجہ سے ان کے Science کے علم کو فائدہ ہوا۔ احمدی طالب علموں کو تحریک کریں کہ انہیں بھی پروفیسر عبد السلام صاحب کے اس طریق کو اپنانا چاہئے۔ اس ضمن میں ہندوستان بھر کے سیکریٹری تعلیم کو بہت فعال کریں۔ اور لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو بھی اس شعبہ میں فعال کریں۔

۶) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وقف نو کلاسز اور حضور رحمہ اللہ کی کتاب Revelation Rationality knowledge and truth (جو اب اردو میں بھی مہیا ہے) کے ذریعہ احمدی طلباء اور اساتذہ کو قرآن اور Science کے آپسی Connection کا علم ہوگا۔ اس لئے نظارت تعلیم ان دونوں کو ہندستان بھر میں زیادہ سے زیادہ promote کرے۔

۷) نظارت تعلیم Ahmadiyya Students Association قائم کرے اور اس کے لئے وہ بڑی جماعتوں کے سیکریٹری تعلیم سے مدد لے۔ لجنہ اماء اللہ طالبات کی Association /کمیٹیوں کی نگہداشت کرے گی۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی Association /کمیٹیوں کے Office Bearers کا انتخاب ہو اور اس کی منظوری ناظر تعلیم سے لی جائے۔

اس Association /کمیٹیوں کا یہ کام ہوگا کہ کالجز اور یونیورسٹیوں میں سیمنار کرے اور Interfaith dialogue کرے تا کہ غیر مسلم احباب اور غیر احمدی احباب کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں علم ہو۔ اس کا اور ایک مقصد یہ ہوگا کہ احمدی طلباء میں قرآن اور Science میں دلچسپی پیدا کریں۔ کئی تحقیقی مضامین لکھنے کو دیں۔ سوال و جواب کی محفل منعقد کریں۔ علمی مضامین میں لیکچرز کروائیں تا کہ احمدی طلباء مختلف شعبوں میں علم کا اضافہ کرسکیں۔

۹) نظارت تعلیم ان دونوں Associations /کمیٹیوں کی رہنمائی کرے۔ اور نگرانی کرے۔ اور لجنہ اور خدام انکو چلائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو اس Associations کی رجسٹریشن کالجز اور یونیورسٹیوں میں بھی کروائیں۔

۱۰) لجنہ اور خدام سارے ہندوستان بھر میں فری ٹیوشن سینٹرز کھولیں۔ جن میں احمدی بچوں کو اسکول کے مضامین پڑھائے جائیں۔ کچھ ٹیچرز کو تھوڑا سا الاؤنس بھی دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اصل چیز رضا کارانہ طور پر خدمت ہی ہے۔ نظارت تعلیم ان کی رہنمائی کرے حوصلہ افزائی کرے اور مدد کرے تا کہ ایسے ٹیوشن سینٹرز سارے ہندوستان بھر میں کھولے جاسکیں۔

۱۱) حضور انور ازراہ شفقت اپنی طرف سے مندرجہ ذیل دو رسالے New Scientist اور National Geographic۔ خود پڑھنے کے بعد نظارت تعلیم کو ارسال فرمائیں گے۔

نظارت تعلیم کے پاس ایک اچھی لائبریری ہونی چاہئے۔ جہاں طالب علم آکر اس سے استفادہ کرسکیں۔

۱۲) نظارت تعلیم ہر ذریعہ سے کوشش کرے اور promote کرے کہ احمدی طالب علم اور وقف نو بچے جماعتی کتب، رسالے، ایم ٹی اے اور alislam ویب سائیٹ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ اس معاملہ میں سیکریٹری تعلیم اور ذیلی تنظیمیں بھی Active ہوں۔

۱۳) قادیان کے اسکول میں ہمارے ٹیچرز سارے کے سارے احمدی ہیں۔ اس لئے انہیں وقف کی روح سے کام کرنا چاہئے۔ اور کلاس کے سارے Students کی مدد کرنی چاہئے۔ اور جو کمزور بچے ہیں انہیں بھی ساتھ لے کر چلنا چاہئے۔ اگر سارے ٹیچرز اس وقف کی روح سے کام کریں تو وہ آسانی سے ایک کلاس میں چالیس بچوں تک کو سنبھال سکیں گے۔ (ہندستان کے تمام احمدی ٹیچرز کو بھی حضور کی اس ہدایت کی روشنی میں وقف کی روح سے ہی ہر جگہ کام کرنا چاہئے۔)

۱۴) ہندوستان میں جو ہمارے اسکول ہیں اور جو دسویں کلاس تک ہیں انکا تعلیمی معیار بہت بلند ہونا چاہئے ان میں بہترین سائینس، حساب اور کمپیوٹر کی لیباریٹری (Laboratory) ہونی چاہئے۔ بہت اچھی لائبریری اور اسپورٹس کی سہولت ہونی چاہئے۔

۱۵) نظارت تعلیم کوشش کر کے جو Science فنڈ Italy سے آتا تھا اس کو پوری کوشش کر کے دوبارہ جاری کروائیں۔

۱۶) سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے یا اسٹیٹ گورنمنٹس کی طرف سے جو تعلیمی امدادی سکیمس ہیں اور جو فنڈس ملتے ہیں یا ایسے اداروں کی لائبریریوں کو جو فنڈس ملتے ہیں ان سے پورا فائدہ اُٹھائیں۔

۱۷) حضور نے فرمایا کہ Backward Class Quota Reservation Seats جو تعلیمی اداروں میں Central یا State Govt کی طرف سے ہوتی ہیں اگر سارے ہندستان کے مسلمان کو حکومت Socially and Economically Backward Class میں متصور کرتی ہے تو احمدی طلباء اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا کیوں کہ ہندستان کے سارے مسلمان کو حکومت یکجائی طور پر Treat کرتی ہے اور یہ Backward Class اس طرح کا Backward Class نہیں ہے جو ہندوؤں میں تصور کیا جاتا ہے یعنی ذات پات کا فرق اس لئے احمدی طلباء اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

۱۸) نظارت تعلیم Entrance Coaching کے لئے جو باہر کے انسٹیٹیوٹ کرواتے ہیں اس کے لئے کوئی امداد نہیں دے گی۔ حضور نے فرمایا طلباء اپنے طور پر خوب محنت کریں اور اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو خود اُبھاریں اور خود جا کر entrance exams میں Compete کریں۔

۱۹) نظارت تعلیم ایسے طالب علموں کو ڈھونڈے جن کو دسویں یا بارہویں میں ۸۰ فیصد یا اس سے زائد نمبر ملے ہیں ایسے بچوں کے لئے نظارت تعلیم الگ سے Entrance Exam کی Coaching Class کا اہتمام کرسکتی ہے۔ اس کیلئے الگ سے بجٹ بنائیں اور مجھ سے منظوری لیں۔

۲۰) نظارت تعلیم پوری کوشش کرے کہ قادیان کے سارے طالب علم اور وقف نو بچے بالکل اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ ان کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتے رہیں کہ وہ اپنا وقت مفید کاموں میں ہی لگائیں۔ اور اپنا وقت علم حاصل کرنے میں لگائیں۔ ان کی راہنمائی اور حوصلہ افضائی کریں اور ان کو تحریک کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے High Academic Career کو اختیار کریں جس طرح حضور اقدس چاہتے ہیں اور اس طرف ان کی توجہ ہو۔ یہ ماحول قادیان کے ہر گھر میں اور سارے قادیان میں بنانا چاہئے۔ اس سے موجودہ نسلوں کو بھی اور آئندہ آنے والی نسلوں کو فائدہ ہوگا۔ (یہاں پر حضور نے قادیان کی ایک مثال دی ہے۔ یہ ماحول ہندستان کے تمام احمدی گھروں میں ہونا چاہئے اور طالب علم حضور اقدس کی خواہش کے مطابق High Academic Career حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔)

۲۱) خلافت جوبلی سال کے لئے نظارت تعلیم کا یہ ٹارگیٹ ہے کہ ہندوستان بھر کے سارے احمدی طالب علم اور واقفین نو خلافت جوبلی کے پروگراموں میں اس طرح سے داخل ہوں کہ وہ حضور انور کی تمام ہدایات پر عمل کرنے والے ہوں یہ ہدایات خاص طور پر حضور انور کی اس سال کے جلسہ سالانہ (U.K) کے آخری خطاب میں دی گئی نصائح۔

۲۲) حضور انور کی کتاب شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داری (اور انگریزی میں Conditions of Bait and Responsibilities of an Ahmadi) سے حاصل کی جاسکتی ہیں

نوٹ: صوبائی امراء کرام/زونل امراء کرام/صدر صاحبان/لوکل امراء کرام سے یہ عاجزانہ گزارش ہے کہ حضور اقدس کی ان ہدایات کو جمعہ کے روز اور اور دوسری جماعتی میٹنگس میں اپنی مقامی زبان میں ضرور پڑھ کر سنائیں اور اس کی نگرانی کریں کہ ہر احمدی طالب علم اور واقف نو اس پر عمل کر رہا ہے۔ اس ضمن میں ہر جماعت کے سیکریٹری تعلیم اور سیکریٹری واقفین نو سے ہر ماہ اس پر عمل درآمد کی رپورٹ لیں۔ اور باقاعدگی سے نظارت تعلیم کو ہر ماہ بھجوائیں۔ حضور اقدس کی احمدی طلباء سے جو توقعات ہیں یہ بھی دوبارہ آپ کو بھجوائی جا رہی ہیں تا کہ اس پر بھی پورا عمل درآمد ہو اور ہر ماہ اس کی بھی رپورٹ نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اقدس کی تمام ہدایات پر اپنے فضل سے عمل کرنے کی توفیق دے۔

ہر جماعت میں احمدی طلباء کی کارکردگی کا جائزہ

۱-اپنے صوبہ/زون/جماعت کے ہر طالب علم (لڑکا/لڑکی) کی تعلیمی کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ لیتے رہیں۔ اس کے لئے ایک رجسٹر بنایا جائے جس میں ہر جماعت کے طالب علم کے سہ ماہی/ششماہی/سالانہ امتحانات میں حاصل کردہ نمبرات کا تفصیل سے اندراج کیا جائے۔ نظارت تعلیم اس رجسٹر کا باقاعدہ جائزہ لے گی۔ اسی طرح ہر سال سالانہ امتحان کے بعد اپنی جماعت کے طلباء کے بارہ تعلیمی رپورٹ نظارت تعلیم کو بھجوائی جائے جس میں درج ذیل اعداد و شمار جائیں۔ (ا) تعداد طلباء (ب) 59% تک نمبرات حاصل کرنے والے طلباء (ج) 60%-69% نمبر حاصل کرنے والے طلباء (د) 70-79% نمبر حاصل کرنے والے طلباء (چ) 80% یا زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء۔ ہمیں امید ہے کہ رجسٹر مکمل ہوں گے۔ براہ کرم اپنی جماعت کے طلباء کی سالانہ امتحان کی رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ براہ کرم وقف نو طلباء کی سالانہ امتحان کی رپورٹ الگ سے بھجوائیں۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ کرناٹک ساؤتھ زون کا پانچواں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ کرناٹک ساؤتھ زون کا پانچواں سالانہ اجتماع بمقام احمدیہ مسجد بنگلور مورخہ ۱۸؍۱۹؍اگست بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی طیب خان صاحب مبلغ سلسلہ سورب نے ''خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر درس دیا۔ ٹھیک دس بجے اجتماع کا افتتاحی پروگرام شروع ہوا۔ جس میں بنگلور کے علاوہ شموگہ سورب، ساگر، ہبلی، مرکرہ، مینگلور کے اراکین کے علاوہ نومبائعین احباب بھی شامل ہوئے۔ مکرم ومحترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے پرچم کشائی فرمائی۔ اختتامی تقریب میں محترم صوبائی امیر صاحب کرناٹک، مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب اور مکرم انور احمد صاحب زونل قائد کے علاوہ تمام قائدین مجالس شامل ہوئے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جو مکرم مصدق احمد صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ مکرم صدر صاحب نے عہد دہرایا۔ مکرم شارق احمد سہگل صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور کی ہوئی۔ موصوف نے نظام خلافت اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر خطاب کیا۔ محترم صدر صاحب بھارت نے خدام کو اجتماعات کی غرض وغایت بہت ہی احسن طریق پر بتائی۔ آخر پر صدر جلسہ محترم صوبائی امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور دعا کے بعد اجتماع کے دیگر پروگرام کا آغاز ہوا۔ خدام اور اطفال کے تلاوت، نظم، تقاریر، قصیدہ، کوئز کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ہر جماعت سے خدام اور اطفال نے پورے جوش سے حصہ لیا۔ دوسرے دن مورخہ ۱۹؍اگست کو نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی کے بعد سبھی خدام نے اجتماعی طور پر قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے درس دیا۔ بعدۂ خدام کے مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

دوپہر کے کھانے کا اور نماز ظہر عصر کی ادائیگی کا انتظام گراؤنڈ میں ہی تھا شام مغرب تک ورزشی مقابلہ جات چلتے رہے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد اجتماع کا اختتامی پروگرام شروع ہوا۔ مکرم مولوی فضل حق خان صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام اور اطفال کا عہد دہرایا۔ نظم مکرم نہاد عبدالواحد صاحب اور مکرم سلیم احمد صاحب مینگلور نے پڑھ کر سنائی۔ مکرم انور احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ساؤتھ زون نے خدام سے خطاب فرمایا۔ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب نے اطاعت نظام اور خدام الاحمدیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مصدق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور وصدر اجتماع کمیٹی نے تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کرناٹک نے خدام کو نصائح کرتے ہوئے بتایا کہ اگر انقلاب لا سکتے ہیں تو خدام۔ کیونکہ یہ عبادت بھی کر سکتے ہیں۔ محنت بھی کر سکتے ہیں۔

آخر پر صدر جلسہ محترم صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام سے خطاب فرمایا اور تفصیل کے ساتھ خدام کے جملہ پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ سن ۲۰۰۸ء خلافت جوبلی کا سال ہے۔ اس لئے ابھی سے ہر خادم نے تیاری کرنی ہے۔ بعدۂ تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت مکرم صوبائی امیر صاحب کرناٹک اور مکرم انور احمد صاحب زونل قائد اور مکرم حاجی فیروز پاشا صاحب قائد نارتھ زون اور مکرم مصدق احمد صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والوں نے انعام حاصل کیا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں قائدین کے علاوہ خدام واطفال نے بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اجتماع کے باثمر نتائج ظاہر فرمائے۔ (سید ثاقب احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور)

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کا ۲۶واں سالانہ مقامی اجتماع وزونل اجتماع ساؤتھ زون

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۹؍ستمبر ۲۰۰۷ء مجلس خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ ومجلس انصار اللہ کا سالانہ مقامی اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں جڑچرلہ محبوب نگر، وڈمان، امرچنتہ، کریمدلہ سے کثیر تعداد میں خدام اطفال وانصار شامل ہوئے اجتماع کی کاروائی نماز تہجد سے ہی شروع ہوئی۔ نماز فجر کے ساتھ درس القرآن کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اجتماعی طور پر تمام خدام اطفال وانصار نے تلاوت قرآن کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالعزیز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ نے پرچم لہرایا اور دعا کروائی۔ صبح ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر احمدیہ قبرستان میں اجتماع دعا کروائی گئی۔ ۶ بجے تا دس بجے خدام واطفال وانصار کے ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔

صبح ساڑھے دس بجے مکرم محمود احمد بابو قائمقام امیر جماعت چنتہ کنٹہ کے زیر صدارت اجتماع کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ اس کے بعد ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ تا ۲ بجے انصار واطفال کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ ۲ بجے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھی گئی ۲ بجکر ۳۰ منٹ تا ۷ بجے اطفال وخدام کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ ۷ بجے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھی گئی۔ نماز کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کے زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس کے بعد تقسیم انعامات اور دعا کروائی گئی۔ اس اجتماع میں خدام اطفال وانصار کی کل حاضری ۲۰۰ تھی۔ اس اجتماع میں حاضرین کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا اس اجتماع کی کارروائی مقامی اخبارات Enadu اور Jhothy میں شائع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس اجتماع کو باعث برکت بنائے۔ (عبدالعزیز قائد مجلس چنتہ کنٹہ آندھرا پردیش)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے چچا محترم سید یعقوب الرحمٰن صاحب ۹؍اگست ۲۰۰۷ء کو فجر کی نماز کے وقت ۹۳ سال عمر پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱/۳ حصہ آمد اور ۱/۷ حصہ جائیداد کی جوانی میں وصیت کی اور آخری دم تک ادائیگی کرتے رہے۔ ۱۹۳۷ء میں حضرت عبدالغفور صاحبؓ کی صحبت نے جوانی میں ہی ان کے زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ آپ میٹرک کا امتحان دیکر گھر پر تھے کہ حضرت عبدالغفور صاحب رضی اللہ عنہ اڑیسہ تشریف لائے اور کیرنگ میں رمضان گزارا۔ خاکسار کے والد نے اپنے چھوٹے بھائی کو اس بزرگ صحابی کی خدمت کے لئے کیرنگ بھیج دیا انہوں نے مولوی صاحب کی خدمت کی، روزہ رکھتے اور تہجد کی نماز پڑھتے رہے۔ عید کا چاند دیکھنے کے بعد جب اس رات تہجد کی نماز کے لئے نہیں جاگے تو حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یعقوب اٹھ جاؤ تہجد کی نماز پڑھو''۔ اس پر چچا مرحوم نے کہا مولوی صاحب عید ہوگئی اور تہجد کیوں پڑھوں حضرت مولوی صاحب فرمانے لگ: ''تم کو زندگی بھر تہجد پڑھنا ہے۔'' چچا مرحوم اکثر اس بات کا ذکر کرتے رہتے اور اسی دن سے جب تک ہوش رہا تہجد قضا نہیں کی یعنی وفات کے ۱۰ دن تک ہوش قائم رہی۔ روزہ کا حال یہ تھا کہ اسی سال سے یعنی ۱۹۳۷ء سے ۲۰۰۵ء تک مسلسل رمضان کے پورے روزے رکھتے تھے۔ ۲۰۰۶ء میں ضعف کے سبب بیہوش ہونے پر روزہ توڑنا پڑا پھر نہ کھا سکے۔ ۶۸ سال مسلسل روزہ کی توفیق پاتے رہے۔ علاوہ ازیں نفلی روزہ ہر دوشنبہ اور جمعرات کو جوانی میں رکھتے رہے۔

جب غیر احمدیوں نے سونگھڑہ کے امیر حضرت ضیاء الحق صاحبؓ اور تمام گاؤں کے سب احمدی گھروں کا محاصرہ کیا اور امیر صاحب سمیت کسی کو باہر نہیں جانے دیا اور وہ سب کو نقصان پہچانا چاہتے تھے تو آپ امیر صاحب سے خطبہ لیکر اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر آٹھ کلومیٹر بھاگتے ہوئے پولیس تھانے میں پہنچے اور پولیس کی مدد حاصل کی۔ جس پر امیر صاحب نے بہت دعائیں دیں اور مظلوم احمدیوں کی جان بچ گئی۔ الحمد للہ

دوسری جنگ عظیم میں مرحوم نے کچھ عرصہ ملٹری سروس کی۔ اس کے بعد محمود الحسن مرحوم I.C.S ایک ضلع کے کلیکٹر بن کر آئے اور ان کو محکمہ سول سپلائی میں مقرر کیا۔ مرحوم اپنی دیانت داری اور حسن کارکردگی کی وجہ سے ترقی کر کے ضلع سول سپلائی افسر بنے۔ اپنی دیانت داری کے لئے ان کی زندگی پر ہمیشہ خطرہ رہا ایک واقعہ جو کہ بہت ہی دردناک ہے یہ ہے کہ ایک رات دو قاتل تلوار لیکر گودام کے دروازے کے پیچھے کھڑے تھے۔ کہ جوں ہی آپ تلاشی لیتے ہوئے گودام کے اندر داخل ہوں تو آپ پر فوراً قاتلانہ حملہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر آپ کو بچالیا اور ایک بار تاجروں نے کھانے میں زہر ملا کر دیا۔ اس کے کھانے سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچالیا اور دوسرے ساتھی نے ایک ہی نوالہ لیا تو سخت علیل ہوگیا۔ آپ تمام جماعتی تحریکات میں حصہ لیتے رہے۔ کوئی ایسی تحریک نہیں جس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔ اخبار بدر میں خلافت نمبر ۲۲؍مئی ۱۹۶۹ء کے صفحہ نمبر ۱۵ میں معاونین خاص تحریک جدید کا ذکر کرتے ہوئے تحریر ہے کہ مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑی کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ معاون خاص تحریک جدید پر سب سے اوّل لبیک کہہ کر سبقت لے جائیں۔ انہوں نے اپنا وعدہ چار صدر پانچ سے بڑھا کر ایک ہزار روپے کر دیا ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین (خلیفۃ المسیح الثالث) کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ تو حضور نے اپنی قلم مبارک سے اس پر رقم فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بہترین جزا دے'' (آمین)

پانچ افراد جو سب سے زیادہ چندہ دیتے ہیں ان میں سید یعقوب الرحمٰن کا بھی نام درج ہے۔ مرحوم کی ڈائری مورخہ ۵؍ستمبر ۱۹۶۱ء اور ۲۱؍اپریل ۱۹۷۹ء سے معلوم ہوا کہ ان تاریخوں میں حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ مرحوم سلسلہ کے خادموں کی بہت عزت کرتے تھے۔ جو بھی قادیان سے آپ کے پاس جاتا اُس کی بہتر مہمان نوازی کرتے۔ آپ ۱۶ سال سونگھڑہ کے صدر رہے۔ جہاں جہاں پر آپ ملازمت کے سلسلہ میں گئے۔ وہاں وہاں آپ احمدیت کے بارہ میں تبلیغ کرتے رہے۔ آپ کی تبلیغ سے کئی لوگ احمدی ہوئے۔ جن میں مشہور قاری غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم تھے اور آپ غریب لوگوں کا بہتر خیال رکھتے تھے اور غریب بچیوں کی شادی کروانے میں آپ پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ دو جوڑی ہی کپڑے تھے اور چھپر کے مکان میں ریٹائرمنٹ کے بعد رہے۔ اور اُس وقت آپ کے بچے بھی چھوٹے چھوٹے تھے۔ کیونکہ آپ کی شادی کے بارہ سال بعد بچے پیدا ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسا نوازا کہ آپ کے بچوں نے ایک بلڈنگ بنا دی اور اس وقت چار بچے بیرون ممالک میں ملازمت کر رہے ہیں۔ اور سب بچے جماعتی کاموں میں ہی ہیں آپ کی چار بیٹیاں اور اُن کے شوہر دین دار ہیں۔ آپ کی اہلیہ حمیدہ خاتون صاحبہ ۳۱؍جنوری ۱۹۹۲ء میں وفات پا گئیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (سید محمد سرور قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ
الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا:

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو اپنی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اس کی اطلاع کرے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر: 16617 میں شباب اختر ولد مکرم فراست علی، قوم احمدی، پیشہ معلم وقف جدید بیرون، عمر 25 سال، پیدائشی احمدی، ساکن امروہہ، ضلع امروہہ، صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.5.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ انشاء اللہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2977 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ العبد: شباب اختر گواہ: ظفر احمد گلبرگی

وصیت نمبر: 16618 میں پی پی فضل احمد، ولد عبدالرحیم پی. پی. قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت، عمر 27 سال، پیدائشی احمدی، ساکن کرونا گاپلی، ڈاکخانہ کرونا گاپلی، ضلع کولم، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر بعد میں کوئی جائیداد والدین کی طرف سے ملے گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ انشاءاللہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی شفیق احمد العبد: پی. پی. فضل احمد گواہ: وی. وی. محمد فضل

وصیت نمبر: 16619 میں اے شریف احمد، ولد ایم علی کنجو، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ڈاکٹری، عمر 39 سال، پیدائشی احمدی، ساکن کرونا گاپلی، ڈاکخانہ کرونا گاپلی، ضلع کولم، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

والدہ کی طرف سے ترکہ سوا انیس (19.25) سینٹ زمین مع رہائشی مکان جس کی موجودہ قیمت تقریبًا چھ لاکھ روپے ہے۔ (مسجد جماعت احمدیہ کرونا گاپلی کے سامنے دس سینٹ زمین جو کہ خاکسار کے سسرال سے بیوی کو ملی ہے لیکن پیسہ کم پڑ جانے کے باعث خاکسار نے دو لاکھ روپے قرض دیا ہے اس وجہ سے یہ زمین خاکسار اور بیوی کے نام مشترکہ رجسٹری کی گئی ہے۔ جب رقم خاکسار کو مل جائے گی تو مکمل زمین بیوی کی ہوگی۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 16000 روپے ہے۔ (پی ایف اور سرکاری انشورنش ملا کر)

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آئی آر انصار مہدی العبد: اے شریف احمد گواہ: ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر: 16620 میں بادشاہ محی الدین N، ولد لوحو کٹو صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان، پیشہ تجارت، عمر 36 سال، تاریخ بیعت 1996، ساکن کرونا گاپلی، ڈاکخانہ Edakulangara، ضلع کولم، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ بیس ہزار روپے قرض ادا کرنا خاکسار کے ذمہ ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آئی آر انصار مہدی العبد: بادشاہ محی الدین N گواہ: ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر: 16621 میں ندیم احمد ولد مکرم عبدالحمید شریف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن آزاد روڈ ڈاکخانہ ساگر ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.6.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید شریف العبد: ندیم احمد گواہ: وسیم احمد شریف

وصیت نمبر: 16622 میں عبدالرحمٰن خان ولد عبدالصمد خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 7.3.2004 ساکن Ayma ڈاکخانہ باولی ضلع 24 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے: 24 پرگنہ بنگال میں ایک پلاٹ ہے جس کی قیمت 30000 روپے ہے۔ زمین 2500 سکوائر فٹ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 16400 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد العبد: عبدالرحمٰن خان گواہ: محمد سرور خان

وصیت نمبر: 16623 میں مطلوب احمد ولد مکرم مقبول احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ ٹلکو ضلع جمشید پور صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جمشید پور میں واقع خاکسار کے آبائی جائیداد کے بٹوارے کے عوض خاکسار کو پچھلے سال مبلغ 50000 روپے ملے ہیں۔ اب اس جائیداد پر خاکسار کا کوئی حق نہیں ہے۔ خاکسار اس رقم کا حصہ جائیداد ادا کردے گا۔ اس کے علاوہ خاکسار کی کسی قسم کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7200 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد العبد: مطلوب احمد گواہ: فیض احمد

وصیت نمبر: 16624 میں عطیۃ القدوس زوجہ مطلوب احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن باری نگر ڈاکخانہ ٹلکو ضلع جمشید پور صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل اس طرح ہے: حق مہر (وصول شد) 25000 روپے۔ زیور طلائی: ہار، چوڑی، انگوٹھی 35 گرام قیمت 30000 روپے۔ میرا گزارہ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : داؤد احمد　　الامۃ: عطیۃ القدوس　　گواہ: محمد سرور خان

وصیت نمبر: 18625 میں ریحانہ پروین خان زوجہ عبدالرحمٰن خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 7.3.2006 ساکن Ayma ڈاکخانہ باولی ضلع 24 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے: 1 ہار طلائی، ایک جوڑی بالی (کان والی) وزن 25 گرام 22 کیریٹ قیمت 25000 روپے۔حق مہر شوہر نے پہلے ادا کر دیا تھا۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : داؤد احمد　　الامۃ : ریحانہ پروین خان　　گواہ: محمد سرور خان

وصیت نمبر : 16626 میں جمیلہ انور زوجہ انور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملاپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.7.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے: زمین 14 سینٹ مع مکان (پختہ) واقع پتھہ پریم تحصیل ایرناڈ ضلع ملہ پورم کیرلہ سروے نمبر 6622۔یہ میری اور میرے شوہر کی مشترکہ جائیداد ہے۔شوہر موصی ہے۔اس کی قیمت اندازاً آٹھ لاکھ 800000 روپے ہے۔زیور: ایک طلائی ہار 8 گرام اندازاً قیمت 6000 روپے۔اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : یو انور احمد　　الامۃ: جمیلہ انور　　گواہ: پی عبدالناصر

وصیت نمبر : 16627 میں بی سرینہ سلام زوجہ بی جی عبدالسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی آر ایس ڈاکخانہ پینگاڑی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.6.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے: چار عدد کنگن 40 گرام قیمت 35200 روپے۔ایک عدد طلائی ہار 16 گرام قیمت 14080 روپے۔ایک عدد طلائی ہار 28 گرام قیمت 24640 دو عدد بالیاں 8 گرام قیمت 7040 ایک عدد انگوٹھی 2 گرام قیمت 1760 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایچ زینب　　الامۃ: بی سرینہ سلام　　گواہ: ٹی پی جمیلہ

وصیت نمبر : 16628 میں تقی الدین ولد ناظم الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ کمپیوٹر انجینئر تاریخ پیدائش 18.11.79 پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.12.2005 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 7500 ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناظم الدین　　العبد: تقی الدین　　گواہ: محمد سیف

وصیت نمبر: 16629 میں محمد علی ایم ولد اے محمود قوم احمدی مسلمان پیشہ اکاؤنٹینٹ عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED1100 ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رزیم علی　　العبد: محمد علی ایم　　گواہ: مشہود احمد

وصیت نمبر : 16630 میں ساجدہ سلام زوجہ اے عبدالسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 7.5.1977 ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.5.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ AED100 ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : خلیل احمد　　الامۃ : ساجدہ سلام　　گواہ: اے عبدالسلام

وصیت نمبر : 16631 میں بینا احمد زوجہ محمد علی ایم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1. ایک عدد مکان کنور کیرلہ میں ہے جس کی مالیت 20 لاکھ انڈین روپے ہے۔2. ایک عمارت 8 فلیٹ پر مشتمل زیر تعمیر ہے جو کہ کنور کیرلہ میں ہے اس کی مالیت اندازاً 16 لاکھ روپے ہے۔3. ایک کاٹیج اُوٹی ہولیڈے ریسورٹ میں ہے جس کی مالیت 50 ہزار روپے انڈین روپے ہے۔4. ایک پلاٹ جو دو بہنوں میں مشترک ہے جس کا رقبہ 10 مرلہ ہے کنور کیرالہ میں واقع ہے اور اس کی مالیت 5 لاکھ انڈین روپے ہے۔5. زیور 820 گرام ہے جس کی مالیت AED 56000 ہے۔6. ایک پلاٹ جس کا رقبہ 415 سینٹ ہے اس کی مالیت ایک لاکھ انڈین روپے ہے۔7. ایک مکان تین بہنوں میں مشترک ہے جو کنور میں ہے۔اس کی مالیت 9 لاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED3250 ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد علی ایم　　الامۃ: بینا احمد　　گواہ: عدنان

وصیت نمبر : 16632 میں ظفر اللہ ایم ولد جمال الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ سٹور اسسٹنٹ عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.4.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 950 درہم ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ابوبکر　　العبد: ظفر اللہ ایم　　گواہ: پی ایم محمد بشیر

صدر ایران کا دورۂ اقوام متحدہ اور صدر امریکہ کا طرز عمل

امریکی صدر جارج بش نے ایران کے صدر محمود احمدی نژاد کے دورۂ اقوام متحدہ کے موقع پر جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی برادری کو آمریت کے سائے تلے زندگی گزارنے والوں کا ساتھ دینا چاہئے انہوں نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے پینل کی ازسر نو تجدید اور تشکیل نو پر بھی زور دیا اور کہا کہ پینل کو اسرائیل پر کم اور ایران جیسے ممالک پر زیادہ توجہ دینی چاہئے اور خود ہی انسانی حقوق کی کونسل میں اصلاحات کرنی چاہئیں۔ جارج بش نے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے کہا کہ انسانی حقوق کا ادارہ ہوانا سے کراکس اور پیانگ یانگ سے تہران تک ہونے والی زیادتیوں پر خاموش ہے اس کی ساری توجہ اسرائیل کی جانب سے ہونے والی زیادتیوں پر مرکوز ہے۔

کولمبیا یونیورسٹی میں صدر محمود احمدی نژاد کی آمد کے موقع پر یونیورسٹی کے منتظمین نے ان کے خلاف مضحکہ خیز اور توہین آمیز جملے کسے، انہیں ظالم و آمر قرار دیا اور یونیورسٹی کے باہر ان کے خلاف مظاہرہ بھی کیا گیا، یہاں تک کہ کولمبیا کے صدر نے محمود احمدی نژاد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ظالم آمر کی طرح نظر آتے ہیں۔ کولمبیا کے صدر اور منتظمین کی جانب سے ان جملوں کے باوجود ایرانی صدر مسکراتے رہے اور ایران پر ہونے والی تنقید کے جواب میں انہوں نے خاموشی اختیار کئے رکھی۔ صدر محمود نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایران کے جوہری پروگرام کے مقاصد پرامن ہیں اس لئے وہ اس پروگرام سے دستبردار نہیں ہوسکتا۔ صدر بش کو آج کا ایران اور اس کے حکمران محض اس لئے ایک آنکھ نہیں بھاتے اور انہیں ایران میں آمریت کے سائے طویل تر ہوتے دکھائی دیتے ہیں کہ ایرانی عوام نے شہنشاہ ایران رضا شاہ پہلوی جسے اس پورے خطے میں امریکی مفادات کا سب سے بڑا محافظ بلکہ ایجنٹ قرار دیا جاتا تھا، اس کا تختہ الٹنے کے بعد جس اسلامی انقلاب کی بنیاد رکھی اس نے ملک کا ناک نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ آج ایران میں شہنشاہ ایران کے دور کی فحاشی، عریانی اور بے حیائی کا نشان تک باقی نہیں اور ایرانی عوام نے اسلامی تعلیمات کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے قدم قدم پر اسلامی اقدار کا غلبہ اور تسلط دکھائی دیتا ہے اور ایرانی عوام نے طبقاتی تقسیم کو ختم کر کے اسلامی مساوات کا قابل رشک تصور پوری طرح اجاگر کیا ہے۔ قانون کے محافظ یعنی پولس اہلکار اور افسر موجود ہوں یا نہ ہوں کوئی بھی شہری قانون شکنی کا مرتکب نظر نہیں آتا اور پوری قوم نے ایرانی تہذیب و تمدن کا ایک قابل رشک تصور پیش کیا ہے۔

بے روزگاری ختم کرنے کے لئے مغربی بنگال حکومت 90 ہزار کروڑ روپے خرچ کرے گی

مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ بدھا دیب بھٹا چاریہ نے کہا کہ بے روزگاری ختم کرنے کے لئے ریاست کے صنعتی شعبے میں 90 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ صرف زراعت کے ذریعہ بے روزگاری کا مسئلہ ختم نہیں ہوگا ریاست میں 6 سٹیل پلانٹ لگائے جائیں گے۔ رگھوناتھ پور اور پرولیا میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور پالی ٹیکنک کالج قائم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زراعت کے فروغ کے ساتھ ساتھ صنعت کو بھی ترقی دینے کی ضرورت ہے جس میں پیش رفت کرتے وقت بہر حال زرعی زمینوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ زراعت، صنعت کاری سائنس اور کلچر اور تعلیم کے شعبوں میں حکومت ریاست کو آگے لے جائے گی اور خواندگی میں ملک کے باقی حصوں سے آگے رہنے کے باوجود ریاست میں پائی جانے والی ناخواندگی ختم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مزید انجینئرنگ کالج کھولے جائیں گے اور یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔

روس نے دنیا کا سب سے طاقتور بم بنانے میں کامیابی حاصل کرلی

روس نے کہا ہے کہ اس نے دنیا کا اب تک کا سب سے زیادہ طاقتور ویکیوم بم بنالیا ہے۔ روسی فوج کے نائب سربراہ الیگزینڈر ررد کشین نے بتایا کہ خلا میں دھماکہ کئے جانے والے اس ویکیوم بم کی طاقت نیوکلیائی ہتھیاروں کے برابر ہے انہوں نے کہا کہ ایک نامعلوم فوجی مقام پر تجربہ کے دور سے گزر رہے اس بم کا دنیا میں کوئی ثانی نہیں ہے۔ ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا ہے کہ ٹوپولیوٹی یو 160 بمبار طیارہ سے اس بم کو تجربہ کی جگہ گرایا گیا جس کے بعد ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ امریکہ کے "مدر آف آل بم" سے یہ چار گنا زیادہ طاقتور ہے۔ رپورٹ کے مطابق دراصل یہ ویکیوم بم ماحول میں موجود ہوا کو ہی دھماکے کے ایندھن کے طور پر استعمال کرسکتا ہے جسے طیارہ کے ذریعے گرانے کے ساتھ زمین سے بھی چھوڑا جاسکتا ہے۔ ایک مترردہ اونچائی تک لے جانے کے بعد اس بم کے ایندھن کو بادلوں پر آکسیجن کے ساتھ ملاکر پھیلا دیا جاتا ہے اس کے بعد ان بادلوں میں دھماکہ کراتے ہی اس کی زد میں آنے والی تمام چیزیں نیست و نابود ہوجاتی ہیں۔ روسی فوج کے نائب سربراہ نے کہا کہ یہ طاقتور ترین بم نیوکلیائی ہتھیاروں کے برعکس ماحولیات کے لئے کوئی خطرہ نہیں پیدا کرتا۔ ویکیوم بم نیوکلائی بم سے زیادہ خطرناک ہے اور اس کے ذریعے بڑی سے بڑی تباہی لائی جاسکتی ہے۔

پاکستان میں ایمرجنسی کا نفاذ، آئین معطل چیف جسٹس افتخار چوہدری اور اپوزیشن کے لیڈروں کی گرفتاری، نیوز چینل موبائل فون سروسز معطل

مورخہ 3 نومبر کو صدر مشرف نے بطور آرمی چیف عبوری آئینی حکم جاری کرتے ہوئے پاکستان میں ایمرجنسی نافذ کرنے کا اعلان کردیا اور اس کے ساتھ ہی سرکاری عمارتوں اور مقامات پر حفاظتی انتظامات سخت کردیئے گئے اور اس بارے میں اضافی فورس طلب کرلی گئی ہے۔ ملک کے بڑے شہروں میں کیبل آپریٹروں کے پرائیویٹ نیوز چینل بند کردیئے گئے ہیں۔ کراچی اور اسلام آباد میں جیو نیوز اور آج ٹی وی کی نشریات بھی معطل کردی گئی ہیں۔ موبائل ٹیلیفون سروسز بھی معطل کردی گئی ہیں۔ ایمرجنسی کے نفاذ کے ساتھ ہی پورے ملک میں اپوزیشن لیڈروں کی پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی۔ ایمرجینسی کے نفاذ کے پیش نظر ملک میں شہری حقوق معطل ہوگئے ہیں اور عام چناؤ بھی یقینی طور پر ملتوی کردیئے جائیں گے۔ ایمرجنسی کے اعلان کے بعد کراچی کی وکلاء برادی نے ملک میں پروٹسٹ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مشرف نے ایمرجنسی کا اعلان کرتے ہوئے 1973ء کا آئین معطل کردیا ہے جبکہ چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری کو ان کے عہدے سے برطرف کردیا ہے۔ سپریم کورٹ کی عمارت میں فوج داخل ہوگئی اور جسٹس افتخار محمد چوہدری سے کہا گیا ہے کہ حکومت کو ان کی مزید خدمات درکار نہیں اور انہیں عمارت سے نکال دیا گیا۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کا بھی اسلام آباد میں اہم اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایمرجینسی کے نفاذ کی سخت مخالفت کی جائیگی۔

دہشت گردوں نے اسی روز 50 پکڑے گئے پاکستانی فوجیوں کی صوبہ سرحد میں پریڈ کرائی جہاں طالبان اور القاعدہ کی فورسز نے مضبوط نئے اڈے بنالئے ہیں۔ سڑکوں پر ویڈیو تقسیم کئے جارہے ہیں جس میں 14 سال کے لڑکوں کو فوجیوں کے سر کاٹتے ہوئے دکھایا گیا ہے جو کہ امریکیوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ پچھلے چار مہینوں میں سات سو سے زیادہ لوگ پاکستان میں مارے جاچکے ہیں ان میں سے آدھے خودکش بمباروں کے حملوں میں مرے ہیں۔ ☆☆☆

معاصرین کی آراء :

پورے ملک میں جرائم کی تعداد کیوں بڑھتی چلی جارہی ہے؟

شیئر مارکیٹ میں حیرت انگیز اُچھال پیدا ہوتا ہے تو ہم بغلیں بجاتے ہیں قومی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ میدان مارلیا بیرونی سرمایہ کاری بڑھ جاتی ہے تو ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ جب مغربی طاقتیں ہندوستان کو اُبھرتی ہوئی سب سے بڑی معاشی طاقت یا سپر پاور کہتی ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم سپر پاور بننے نہیں جارہے ہیں بلکہ بن چکے ہیں۔ اس طرح دراصل ہم اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور خود فریبی کا یہ سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔

کسی بھی ملک کی خوشحالی کا پیمانہ یہ نہیں کہ اس ملک کے پاس کتنی دولت ہے یا اس کے شہری کتنے ٹھاٹھ سے زندگی گزار رہے ہیں۔ جرائم کے نت نئے واقعات دراصل سب سے بڑا سینسکس ہیں۔ اس میں جب بھی اُچھال آتا ہے عوام خوف و دہشت میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں یہی ہوا ہے نہ راستہ چلتے راہ گیر محفوظ ہیں نہ ٹرینوں میں سفر کرنے والی عورتیں اپنے گھروں میں خاموش زندگی گزارنے والے معمر افراد سلامت ہیں نہ ہی معصوم بچے یا نوعمر لڑکے۔ مہاراشٹر سی آئی ڈی نے گزشتہ سال کے جو اعداد و شمار ظاہر کئے تھے اُن میں بتایا گیا تھا کہ تشدد کا رجحان مہاراشٹر جیسی ریاست میں بھی شدت اختیار کرتا جارہا ہے جس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ گزشتہ پانچ برسوں میں بچوں کی عصمت دری کے واقعات میں ۳۲ فیصد اضافہ ہوا ہے اسی طرح عورتوں کے خلاف مظالم بالخصوص گھریلو تشدد میں ۱۴ فیصد اور جہیز کے سبب ہونے والی اموات میں بھی ۱۴ فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ واقعات کی اصل تعداد ان اعداد سے کہیں زیادہ ہوگی کیونکہ جتنے واقعات ہوتے ہیں اُن سب میں ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ مہاراشٹر وہ ریاست ہے جس کے لاء اینڈ آرڈر کو دیگر ریاستوں کے مقابلے میں بہتر سمجھا جاتا رہا ہے لیکن اب وقت کے ساتھ یہ ریاست بھی اپنی آب و تاب کھوتی چلی جارہی ہے۔

پورے ملک میں جرائم کی تعداد کیوں بڑھتی چلی جارہی ہے جرائم کی قسموں میں کیوں اضافہ ہورہا ہے حالات سنگین کیوں ہوتے جارہے ہیں اور اس کیلئے سماج ذمہ دار ہے یا سرکاری مشینری یا دونوں؟، یہ موضوع بحث طلب ہے۔ لیکن یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر دونوں ایک دوسرے کے تعاون سے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں تو انسانی جان جیسی قیمتی شئے کی پامالی یا اُس کے اتلاف کو روکا جاسکتا ہے۔ ضرورت پولس پبلک تال میل کی ہے اور جب تک یہ تال میل مضبوط نہیں ہوگا اس میں اخلاص پیدا نہیں ہوگا اور مسائل کو حل کرنے کی تڑپ بیدار نہیں ہوگی تب تک جرائم کے بڑھتے گراف کو روکنا مشکل ہی رہے گا۔ سینسیکس چاہے کتنی ہی اُچھال پر ہو جب تک یہ گراف قابو میں نہیں آئے گا ہماری ترقی بے سود قرار پائے گی۔ (اداریہ، اخبار "انقلاب"، ممبئی ۱۳ ستمبر ۲۰۰۷)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 Thursday 8/15 November 2007 Issue No. 45-46

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اسلام میں سب سے زیادہ خدا کی ہستی کی دلیل دی گئی ہے اس کی صفات ایسی مثالیں دے کر سمجھائی گئی ہیں کہ اگر انصاف کی آنکھ بند نہ ہو تو اسلام میں خدا کے خوبصورت تصور سے زیادہ خوبصورت تصور کہیں نظر نہیں آتا اور نہ ہی آسکتا ہے

آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسلام اور خدا تعالیٰ پر ہونے والے اعتراضات کے رد کے لئے عزیز اور حکیم خدا کا صحیح تصور پیش کرے

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز مورخه ۲۶/اکتوبر بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام پر اعتراض کرنے والے ایک یہ بھی بہت بڑا اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے جو خدا کا تصور پیش کیا ہے وہ نعوذ باللہ بڑے ظالم اور ایسے قہار خدا کا تصور ہے جو صرف عذاب دینے والا ہے اور اپنے ماننے والوں کو سختی اور تشدد کا حکم دیتا ہے اس دنیا میں بھی سزا دینے والا ہے اور مرنے کے بعد بھی جہنم کا عذاب لوگوں کے حصہ میں آئے گا۔ فرمایا ہالینڈ میں ایک ایم پی ہیں انہوں نے بھی اس قسم کا سوال اٹھایا تھا پوپ صاحب نے بھی اسلام کے پیش کردہ خدا کا اس طرح مذاق اڑایا تھا اسی طرح دوسرے بھی ہیں جو چاہے کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہیں یا خدا کے انکاری ہیں اکثر اسلام کی مثال دے کر یہ بات پیش کرتے ہیں کہ اسلام کا خدا بڑا جابر ظالم خدا ہے جس کے احکامات میں کوئی حکمت نہیں ہے۔ اور خدا کی طرف منسوب ہونے والے سب احکامات نعوذ باللہ بے دلیل اور بے حکمت ہیں اور نتیجۃً اسلام زبردستی کرنے والا اور پر تشدد مذہب ہے اور اس وجہ سے مسلمانوں میں سختی اور تشدد کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے۔

فرمایا یہ بات تو واضح ہے کہ ان اعتراض کرنے والوں نے نہ تو قرآن کریم کو پڑھا جیسے پڑھنے کا حق ہے اور نہ ان کو سمجھ آسکتا تھا اور نہ انہوں نے سمجھنے کی کوشش کی اگر ان کے دل کینوں سے بھرے نہ ہوں اور ان میں انصاف کی نظر ہو تو دیکھیں کہ اسلام میں سب سے زیادہ خدا کی ہستی کی دلیل دی گئی ہے اس کی صفات ایسی مثالیں دے کر سمجھائی گئی ہیں کہ اگر انصاف کی آنکھ بند نہ ہو تو اسلام میں خدا کے خوبصورت تصور سے زیادہ خوبصورت تصور کہیں نظر نہیں آتا اور نہ ہی آسکتا ہے۔ اسلام میں تو خدا کے حسن و احسان کا تصور پہلی سورۃ اور ابتداء ہی میں بیان ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورہ فاتحہ میں خدا کے حسن و احسان کا تصور اور صفات الٰہیہ کا بیان جو پیش کیا ہے حضور انور نے اس کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے نور کو دیکھنے کے لئے تعصب کی عینکیں اتارنی ہونگی۔ اور دل کے دروازے کھولنے ہونگے۔ حضور انور نے سورہ فاتحہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام میں خدا کا یہ تصور ہے کہ اس کی بنیادی صفات کو پہچانو تو اس کا حسن و احسان انسان پر ظاہر ہو جاتا ہے اور ایک مومن اپنے خدا کی صفات کا مزید ادراک حاصل کرتا ہے۔ اگر مالک یوم الدین فرمایا ہے تو بندے پر چھوڑا ہے کہ اس کے حسن و احسان کو دیکھتے ہوئے اس کی صفات کو سمجھ کر ان سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اگر نیک اعمال بجا لاؤ گے دعا اور عبادت کرو گے تو نیک جزا پاؤ گے اگر بد اعمال کرو گے تو نتیجہ بھی ویسا ہی نکلے گا لیکن فرمایا کہ سزا اعمال کے مطابق ملتی ہے اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا اس لئے اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو پہچانو اور اس کی جزا اور انعام حاصل کرنے کے لئے اس کے حضور جھکو یہ نہ ہو کہ گناہوں میں بڑھتے چلے جاؤ اور پھر سزا ملے اور پھر کہو کہ اسلام کا خدا سزا دینے والا خدا کو ہے اور اسی طرح خدا کو بھلا دو اس کے آگے نہ جھکو اور پھر یہ کہو کہ خدا نے ہم پر رحم نہیں کیا۔ ایک طرف اسلام کا خدا کہتا ہے میں رحمٰن ہوں دوسری طرف رحم نہیں کرتا۔ جو مرضی میں عمل کرتا جاؤں مجھے اس کی کوئی سزا نہیں ملنی چاہئے۔

فرمایا اس دنیا میں بھی انسان قانون بناتا ہے تو اس جزا سزا کے قانون کو اپنے سامنے رکھتا ہے اور احتیاطیں کرتا ہے لیکن خدا جو عزیز اور قدرتوں والا ہے اس کو یہ لوگ پابند کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں خدا تعالیٰ کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہئے اور پھر اس غلط نظریہ کا پرچار کیا جاتا ہے اور اسلام کے خلاف باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔

فرمایا عیسائیوں میں سے جو اعتراض کرنے والے ہیں وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اپنے گناہوں کا کفارہ دوسروں سے کروائیں جو کسی طرح بھی حکمت کی بات نظر نہیں آتی۔

فرمایا خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کی ہے کیونکہ وہ مالک ہے اس لئے اس کے مرضی اس کی باوجود کہ بندہ کو اپنے کئے کی سزا مل سکتی ہے وہ بخشنے کی طاقت و قدرت بھی رکھتا ہے۔ دنیاوی قانون تو قصور کی سزا دے گا لیکن اللہ تعالیٰ بخشنے کی بھی طاقت رکھتا ہے اور اس نے یہ اعلان کیا ہے کہ میری رحمت ہر ایک چیز پر حاوی ہے تو اسلام کا خدا باوجود تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھنے کے پھر رحمت و بخشش کی نظر سے اپنے بندے کو دیکھتا ہے سوائے اس کے کہ بندہ حد سے زیادہ زیادتیوں پر تُلا ہوا ہو۔ انبیاء کی تاریخ بھی یہی بتاتی ہے کہ جب بندے ظلم و زیادتی میں بڑھ گئے تب خدا کی طرف سے پکڑ آئی۔

حضور نے فرمایا کہ کیا ایسے بخشنہار اور بندے کی ربوبیت و رحمانیت کرنے والے خدا کا تصور جابر و ظالم کا ہو سکتا ہے یہ معترضین کی کم عقلی اور کم علمی ہے۔ اسلام کا خدا کا تصور اللہ کے نام میں ہے جو تمام صفات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ فرمایا خدا باوجود عزیز ہونے کے نہ سزا دینے میں جلد باز ہے نہ اپنے بندے کی پکڑ کے انتظار میں رہتا ہے اللہ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے فرمایا صفت عزیز کا قرآن مجید میں دوسری صفات کے ساتھ ذکر ہے سوائے چند ایک مقامات کے اور صفت عزیز کے ساتھ قریباً نصف جگہ صفت حکیم کا استعمال ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز ہر فیصلہ حکمت کے ساتھ کرتی ہے اور پھر صفت عزیز کا استعمال صفت رحیم، صفت حمید، صفت وہاب، غفار، کریم کے ساتھ ہوا ہے اور جہاں صفت عزیز کے ساتھ سزا دینے یا قوی ہونے کا ذکر فرمایا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے وجوہات بیان فرمائی ہیں کہ کیوں اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے اور طاقت کا اظہار کرتا ہے۔ پس اگر کوئی انصاف کی آنکھ سے دیکھے اپنے ماحول پر نظر ڈالے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت و رحمانیت پر غور کرے۔ تو سوال ہی نہیں کہ رحیمیت کی طرف توجہ پیدا نہ ہو اور جو اس حد تک بغاوت پر آمادہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہی پیدا نہیں کرنا چاہتا تو اللہ فرماتا ہے کہ مرنے کے بعد اس سے معاملہ کروں گا۔ سوائے ان کے جنہوں نے انبیاء اور ان کے ماننے والوں کے ساتھ زیادتی کی۔ ان کی زندگیاں اجیرن کر دیں انہیں اس دنیا میں بھی سزا ملتی رہی۔ پس جو اللہ تعالیٰ کا قانون توڑے اور حد سے بڑھنے والا ہو اس کے پیاروں سے استہزاء کرنے والا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ پکڑ کرتا ہے۔ اور ان سے ذوانتقام ہونے کا اظہار کرتا ہے تاکہ دنیا کو پتہ لگے کہ خدا عزیز ہے اور اس کے پیاروں کو مغلوب نہیں کیا جا سکتا۔

حضور انور نے اس کی چند مثالیں قرآن مجید سے پیش کیں اور فرمایا کہ یہ بیان کر کے خدا نے ان لوگوں کو بھی توجہ دلائی جو ظلم میں حد سے بڑھنے والے ہیں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور استہزاء کرنے والے ہیں کہ تم لوگ بھی اپنی حدوں کے اندر رہو فرمایا آج بھی جو استہزاء اور زیادتیوں میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں ان کے لئے بھی یہ واضح حکم اور انذار ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اب قیامت تک ممتد ہے اور آپ کے عاشق صادق کے آنے کے بعد یہ پیغام دنیا تک پھیل چکا ہے اس لئے استہزاء اور دلآزاری کی باتوں اور حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ قادر غلبہ والا خدا تمہیں پکڑنے کی طاقت رکھتا ہے تمہیں اپنی حفاظت کی خدا کی طرف سے کوئی ضمانت نہیں ملی ہوئی۔ پس اسلام کے خدا پر اعتراض کرنے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر استہزاء کرنے کی بجائے اللہ کا خوف اپنے دلوں پر طاری کرو اسلام نے جس خدا کا تصور پیش کیا ہے اس نے اپنے وعدہ کے مطابق تمام انبیاء کو دشمنوں سے بچایا ہے۔ فرمایا یہ عزیز اور حکیم خدا کا تصور ہے اسلام کو ماننے والے کے لئے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں پیش فرمایا ہے کہ ظلموں کا تو سوال ہی نہیں اگر حقوق کی صحیح ادائیگی بھی نہیں ہو رہی تو خدا کو جواب دینا ہے۔ آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسلام اور خدا تعالیٰ پر ہونے والے اعتراضات کے رد کے لئے عزیز اور حکیم خدا کا صحیح تصور پیش کرے جو حسن و احسان میں بھی یکتا ہے اور اگر بندوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑتا ہے تو پھر زبردستی اور ظلم سے نہیں بلکہ ان گناہوں کی وجہ سے پکڑتا ہے اور حد سے بڑھنے والوں کو اس لئے پکڑتا ہے تاکہ دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھنے اور ہمیں خدا کا پیغام صحیح رنگ میں دنیا تک پہنچانے کی توفیق دے تاکہ ہم اللہ کے دین کے غلبے کے دن دیکھنے والے ہوں۔ آخر پر حضور انور نے اپنے پتے کے کامیاب آپریشن کے لئے دعا کی تحریک کی۔

☆☆☆☆☆